عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ نمبر ۳ .... جلد نمبر ۳۹/۹

ربیع الاول ۱۴۲۶ھ
مئی 2005ء

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا اعلان

ولادت نبوی اور ماہ ربیع الاول کے تقاضے

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا جواز

آنکھیں کھولیے، ہدایت کے متلاشیوں کیلئے فکر مند تحریر

مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان چندے پر چل رہا ہے

www.khatm-e-nubuwwat.com

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ | مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ | مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ | حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ | شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ | حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ | حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر۳ .... جلد نمبر ۳۹/۹

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمودؒ
سرپرست: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم
زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود
ایڈیٹر: مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید
منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا احمد بخش
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا عزیز الرحمن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبدالرزاق

رابطہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

مذہبی خانہ کی بحالی	صاحبزادہ طارق محمود	3
ایک اور قادیانی سیکنڈل..... پاکستان کو کروڑوں کا نقصان	ادارہ	4

مقالات ومضامین!

ولادت نبوی ﷺ اور ماہ ربیع الاول کے تقاضے	مولانا ابوالکلام آزادؒ	8
احکام عشر	مولانا سید عبدالشکور ترمذیؒ	22
پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا جواز	سید احمد حسین زید	27

رد قادیانیت!

مرزا غلام احمد قادیانی کے روبرو	جناب مظفر احمد مظفر	30
آنکھیں کھولیئے	صاحبزادہ طارق محمود	31
مرزا قادیانی کا خاندان چندے پر پل رہا ہے	نومسلم عبدالکریم سے انٹرویو	37

متفرقات!

حضرت مولانا غلام محمد علی پوریؒ کی رحلت	مولانا اللہ وسایا	45
جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	48

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

مذہبی خانہ کی بحالی کا اعلان!

یوم پاکستان سے اگلے روز حکومت نے قومی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا اعلان کردیا۔ مذہبی حلقوں کی طرف سے حکومتی اعلان کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی پر حکومتی اقدام کی تحسین کی ہے۔ مختلف سیاسی ودینی رہنماؤں نے حکومت کی طرف سے کئے گئے اعلان کو دانشمندانہ فیصلہ قرار دیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس 28 مارچ بروز سوموار کو ملتان میں حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ دیگر امور کے علاوہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے مجلس شوریٰ نے مطالبہ کیا ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے حوالہ سے نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے اور پاسپورٹ میں حسب سابق خانہ مذہب بحال کیا جائے اور اب تک جاری ہونے والے تمام پاسپورٹ منسوخ کئے جائیں۔ اجلاس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو آئینی ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ لہٰذا امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کروانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

قومی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے گزشتہ چار ماہ سے تحریک جاری تھی۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ گزشتہ 25 سال سے چلا آرہا ہے۔ موجودہ حکومت نے نئے بننے والے ریڈ ایبل پاسپورٹ سے یکایک مذہب کا خانہ ختم کردیا اور ساتھ ہی پیشانی پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے الفاظ بھی حذف کردیئے۔ چنانچہ 9 مارچ کو اسلام آباد میں آل پارٹیز ختم نبوت رابطہ کمیٹی کی دعوت پر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ حکومت نے قبل ازیں وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی تھی۔ جس نے سفارشات مرتب کر کے وزیراعظم شوکت عزیز کو پیش کرنا تھیں۔ مذہبی حلقوں کے دباؤ اور احتجاجی تحریک کے پیش نظر کمیٹی نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی سے متعلق سفارشات وزیراعظم کو پیش کردیں۔ بعد ازاں وفاقی کابینہ نے بھی مذہب کے خانہ کی بحالی کی منظوری دے دی۔

حکومتی اعلان کو تیسرا ہفتہ گزرنے کو ہے۔ لیکن ابھی تک خانہ کی بحالی کے حوالہ سے تفصیلات کا سرکاری طور پر نہ تو اعلان کیا گیا ہے اور نہ ہی وزارت داخلہ کی طرف سے نوٹیفیکیشن جاری ہوا ہے اور نہ ہی نادرا کی طرف سے معلومات بہم پہنچائی جاسکی ہیں۔ اصولی طور پر مذہب کا خانہ جیسے حذف کیا گیا تھا ایسے ہی بحال کرنے کا اعلان ہونا

چاہئے تھا۔ وزارت داخلہ کے ذرائع کے مطابق جو پاسپورٹ اب تک بن چکے ہیں ان میں جو چاہے مذہب کا خانہ بنوائے۔ گویا تیار شدہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ضروری نہیں۔ ضابطہ سب کے لئے یکساں ہونا چاہئے۔ قومی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا مطلب اصولی طور پر یہی ہے کہ پاسپورٹ ہولڈر کی مذہب کے حوالہ سے شناخت ہونا ضروری ہے۔ یہ مذہب کے خانہ کے بغیر ممکن نہیں۔ مذہب کے خانہ کے بغیر تیار ہونے والے پاسپورٹوں میں یقیناً زیادہ حصہ قادیانیوں کا ہے۔ جن کو ایک سازش کے تحت پاسپورٹ بنوانے کا اشارہ دیا گیا۔ ہماری معلومات کے مطابق دو ہزار سے زائد قادیانیوں نے مذہب کے خانہ کے بغیر پاسپورٹ بنوائے ہیں۔ جن کا مقصد حرمین شریفین میں داخل ہونا اور سعودی عرب میں قادیانی جماعت کی ہدایات کے مطابق گل کھلانا ہیں۔ اصولی طور پر یہ مطالبہ پائیدار ہے کہ ایسے تمام پاسپورٹ منسوخ کردیئے جائیں اور نئے سرے سے مذہب کے خانہ کے مطابق پاسپورٹ بنائے جائیں۔

اگر حکومت پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا واضح اعلان نہیں کرتی تو مذہبی حلقوں کا اضطراب شدت کے احتجاج کا روپ دھار سکتا ہے۔ حکومت نے واضح اعلان کے باوجود تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کو غیر موثر بنانے کے حوالے سے جو اقدامات کئے ہیں اس سے مذہبی اور دینی حلقوں میں حکومت کا اعتماد اٹھ گیا ہے۔

حکومت نے یقیناً عوام کے پرزور مطالبہ پر اس مطالبہ کو تسلیم کیا ہے۔ حکومت کو یقیناً اندازہ ہوگیا ہوگا کہ طے شدہ مسائل کو چھیڑنا اس کے لئے گھاٹے کا سودا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ایک نازک اور حساس مسئلہ ہے۔ حکومت کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم کے بارے میں واضح طور پر اعلان کردے۔ ورنہ شکوک وشبہات کا بڑھنا ایک فطری امر ہوگا۔

ایک اور قادیانی سکینڈل پاکستان کو کروڑوں کا نقصان!

دنیا جانتی ہے۔ حکومت اور قادیانیت مانتی ہے کہ ایئر فورس کا ایئر مارشل ظفر چوہدری سکہ بند، متعصب قادیانی تھا۔ عمر بھر وہ فوج کے بڑے عہدے سے فائدہ اٹھا کر قادیانی افراد کو فوج میں بھرتی کرواتا رہا۔ اسے جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں بغاوت کے الزام میں فارغ کیا گیا تھا۔ اس کا بیٹا ریٹائرڈ کرنل عامر چوہدری ہے۔ باپ بیٹا دونوں قادیانی۔ قادیانی ابن قادیانی۔ عامر چوہدری قادیانی نے انٹرنیشنل گیٹ وے کھولا۔ کروڑوں روپے ماہانہ ناجائز کماتا رہا۔ آغا مسعود الحسن پاکستان پوسٹ کا سربراہ بھی اس کے کاروبار اور عقیدہ و مذہب کے بیوپار میں برابر کا شریک عمل ہے۔ قادیانی پاکستان کو کروڑوں کا نقصان پہنچاتے اور بچتے رہے ہیں۔ زیادہ تر یہ کیس سامنے آیا ہے۔ فوجی عہد اقتدار میں اس قادیانی کو بھی بچالیا جائے گا۔ یہ آنے والے وقت پر منحصر ہے۔ عامر قادیانی کی خبر اخبارات میں جن سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی وہ پیش خدمت ہے۔ سوچئے کہ قادیانی پاکستان کے ساتھ کیا کررہے ہیں:

سابق ائیر چیف ظفر چوہدری کے کرنل (ر) بیٹے کا غیر قانونی انٹرنیشنل فون گیٹ وے پکڑا گیا

عامر چوہدری نے کمپیوٹر ٹریننگ کی آڑ میں پوسٹل کالج سے معاہدہ کر کے اسلام آباد لاہور اور کراچی میں گیٹ وے بنا رکھے تھے' انٹرنیشنل کالز لوکل کالز میں ٹرانسفر کی جاتیں' خزانے کو کروڑوں کا نقصان' ماہانہ 70 ہزار منٹ غیر قانونی ٹریفک استعمال کی' ملزم کا اعتراف' کروڑوں کی ناجائز آمدنی مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کرائی جاتی' گرفتاری کے وقت دھمکیاں' سفارشی فونوں کا تانتا بندھ گیا!

اسلام آباد (تحقیقاتی رپورٹ' ملک منظور احمد) پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی' ایف آئی اے اور پی ٹی سی ایل کی مشترکہ ٹیم نے پوسٹل سٹاف کالج اسلام آباد میں قائم غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ چلانے والے پاک فضائیہ کے سابق ائیر مارشل ریٹائرڈ ظفر چوہدری کے فرزند ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل عامر چوہدری کو گرینڈ آپریشن کے دوران دن دہاڑے گرفتاری کے فوراً بعد اعتراف جرم کر لیا ہے۔ ٹیلی کام ایکٹ کے سیکشن 31 کی خلاف ورزی پر ملزم کو دو سال قید اور ایک کروڑ روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ سوموار کے روز دن ساڑھے تین بجے سے لے کر شام سات بجے تک ایف آئی اے' پی ٹی اے اور پی ٹی سی ایل کی مشترکہ ٹیم کا گرینڈ آپریشن پوسٹل کالج G-8 مرکز میں جاری رہا۔ ایف آئی اے نے ملزم کو عدالت میں پیش کر دیا۔ جہاں سے اسے جیل بھیج دیا گیا۔ 22 مارچ کو عدالت میں چالان پیش کیا جائے گا۔

تفصیلات کے مطابق پاک فضائیہ کے سابق سربراہ ائیر مارشل (ر) کے بیٹے ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل عامر چوہدری نے پوسٹل کالج کے ساتھ ایک معاہدہ کر رکھا تھا۔ اس معاہدے کی یادداشت پر پاکستان پوسٹ کے سربراہ میجر جنرل (ر) آغا مسعود الحسن اور پوسٹل فاؤنڈیشن کے مینجنگ ڈائریکٹر کے دستخط موجود ہیں۔ ملزم لیفٹیننٹ کرنل (ر) عامر چوہدری نے یہ معاہدہ کمپیوٹر ٹریننگ فراہم کرنے کی آڑ میں کر رکھا تھا اور اندرون خانہ اعلیٰ حکام کی ملی بھگت سے غیر قانونی انٹرنیشنل گیٹ وے قائم کر کے ماہانہ کروڑوں روپے کما رہے تھے اور ڈی ایس ایل لائسنسز پر غیر قانونی طور پر انٹرنیشنل کالز لے کر ڈبلیو ایل ایل کے ذریعے یہاں پاکستان میں کالز کو TRANSMITT کر رہے تھے اور اس غیر قانونی بزنس سے پی ٹی سی ایل کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔

تفصیلات کے مطابق ایسے غیر قانونی بزنس کے مرکزی کردار عامر چوہدری نے لاہور اور کراچی میں بھی غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے قائم رکھے تھے۔ ایف آئی اے' پی ٹی اے اور پی ٹی سی ایل کی مشترکہ ٹیم نے لاہور میں واقع جی پی او کمپاؤنڈ میں واقع پوسٹل لائف انشورنس کی بلڈنگ میں چھاپہ مار کر انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ میں استعمال ہونے والے آلات برآمد کر لئے ہیں۔ جبکہ کراچی میں بھی چھاپہ مارا گیا۔ مگر چھاپے کے دوران تاحال کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی ہے۔ ذرائع نے خبریں کو بتایا ہے کہ ملزم نے تسلیم کیا ہے کہ اس نے 70 ہزار منٹ ماہانہ غیر قانونی

ٹریفک استعمال کی ہے۔ انٹرنیشنل گیٹ وے کے مرکزی کردار کرنل (ر) عامر چوہدری اور ایم ڈی پوسٹل فاؤنڈیشن نے سریا چوک اسلام آباد میں واقع الائیڈ بینک کے اندر مشترکہ اکاؤنٹ کھول رکھا تھا اور اس غیر قانونی بزنس سے حاصل کیے جانے والے کروڑوں روپے اسی مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کیے گئے۔ بغیر لائسنس کے غیر قانونی انٹرنیشنل گیٹ وے انٹرنیشنل لائسنس پر مشتمل تھا اور اس گیٹ وے کے ذریعے پی ٹی سی ایل کو بائی پاس کر کے انٹرنیشنل ٹریفک منتقل کی جاتی تھی۔

ذمہ دار ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ اپنی نوعیت کا بہت بڑا اسکینڈل ہے۔ پی ٹی اے' ایف آئی اے اور پی ٹی سی ایل کی مشترکہ ٹیم نے جب پوسٹل کالج کے اندر چھاپہ مارا تو اس پر قانونی بزنس کے مرکزی کردار ملزم لیفٹیننٹ کرنل (ر) عامر چوہدری نے مشترکہ ٹیم کے افسران اور اہلکاروں کو دھمکیاں دیں اور کہا کہ ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے ان کے سسر ہیں۔ مگر جب اس دوران ایف آئی اے کے افسران نے ان سے باز پرس کی تو وہ خاموش ہو گیا اور فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ لیفٹیننٹ کرنل (ر) عامر چوہدری نے پوسٹل کالج اور پاکستان پوسٹ کی انتظامیہ کے ساتھ اسلام آباد کے علاوہ لاہور اور کراچی میں کمپیوٹر ٹریننگ دینے کی آڑ میں معاہدہ کر رکھا تھا اور کمپیوٹر ٹریننگ دینے کی بجائے ان تینوں شہروں میں غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے قائم کر کے وہ کروڑوں روپے ماہانہ کما رہے تھے۔

مزید تفصیلات کے مطابق ڈائریکٹر ایف آئی اے راولپنڈی زون چوہدری تصدق حسین کو درخواست دی گئی کہ پوسٹل سٹاف کالج اسلام آباد سے پی ٹی سی ایل کو بیس لاکھ ماہانہ سے زائد نقصان ہو رہا ہے اور یہاں پر انٹرنیشنل ٹیلی فون کالوں کو لوکل کالوں پر ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے۔ جس پر ڈائریکٹر ایف آئی اے کی ہدایت کی روشنی میں ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے جنید سلطان' سب انسپکٹر سید کوثر علی شاہ' سب انسپکٹر راجہ محمود اختر' قاری ارشد اور کانسٹیبل پر مشتمل چھاپہ مار ٹیم نے پی ٹی سی ایل کے اعلیٰ افسران سجاد لطیف اعوان اور کرنل اورنگ زیب کے ہمراہ پوسٹل سٹاف کالج اسلام آباد چھاپہ مار کر 28 ٹیلور سیٹ' 5 کوئنٹم سوئچ' 16 وائرلیس فون اور میڈیا گیٹ وے ایکسچینج کے علاوہ کمپیوٹرز اور دیگر آلات برآمد کر لیے۔ اس تمام سیٹ اپ سے پی ٹی سی ایل کو 20 لاکھ روپے سے زائد ماہانہ نقصان ہو رہا تھا اور یہ کاروبار کافی عرصہ سے جاری تھا۔ جس کی پشت پناہی پوسٹل فاؤنڈیشن اسلام آباد کا سٹاف کر رہا تھا۔ جس سے متعلق تفتیش جاری ہے۔ جبکہ گرفتار دونوں افراد کی رہائی کے لئے سفارشیوں کے ٹیلی فونوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ پی ٹی سی ایل کی پریس ریلز کے مطابق سسٹم 512 کے بی ایس بینڈ وتھ پر مشتمل تھا اور اسے مائیکرو نیٹ براڈ بینڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ سے حاصل کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ 28 ایکس سیلولر ٹیلی فون اور ٹیلی کارڈ کے 12 ایکس وائرلیس فون بھی موجود تھے۔ (روزنامہ خبریں 10 مارچ 2005ء)

اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی) پوسٹل کالج اسلام آباد کی عمارت میں قائم غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے پر گرینڈ آپریشن کے دوران 28 سم ملی ہیں۔ اسی گیٹ وے میں وائرلیس لوکل لوپ کے 12 ٹیلی فون نمبروں کی بھی سہولت تھی۔ انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے کے لئے ماہانہ 5 ہزار روپے کرائے پر پوسٹل کالج اسلام آباد کے تین

بڑے حال حاصل کئے گئے تھے۔ معلوم ہوا کہ غیر قانونی انٹرنیشنل گیٹ وے جون 2004ء میں قائم کیا گیا تھا۔ آپریشن کے دوران گیٹ وے کے نیٹ ورک منیجر لیاقت کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ ملزم کی بیوی کا بیان لینے کے بعد اسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ (روزنامہ خبریں 10 مارچ 2005ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے سالانہ اجلاس کے فیصلے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس آج صبح نو بجے مرکزی دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان میں منعقد ہوا جس کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ جس میں ملک بھر سے مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبران' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب' مولانا عبدالمجید کہروڑپکا' مولانا فیض احمد ملتان' مولانا عبدالواحد کوئٹہ' مولانا انوارالحق حقانی کوئٹہ' مولانا نورالحق نور پشاور' صوفی ریاض الحسن گنگوہی ڈی آئی خان' قاری خلیل احمد سکھر' مولانا عبدالمجید ندیم شاہ راولپنڈی' مولانا عبدالرؤف اسلام آباد' مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم' قاضی فیض احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ' حاجی اشتیاق احمد جھنگ' حاجی سیف الرحمن بہاولپور' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ عزیز احمد' صاحبزادہ طارق محمود اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ شوریٰ کے اجلاس میں پاکستان میں قادیانی لابی کی تخریبی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ بالخصوص پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کے اخراج کا سختی سے نوٹس لیا گیا۔ اس ضمن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جو تمام مکاتب فکر کے تعاون سے صورت حال کی بہتری کے لئے کی جارہی ہیں۔ حکومت کی طرف سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے اعلان کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے اپنے مثبت ردعمل کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان جیسے نظریاتی ملک پر حکومت کرنے والے حضرات اپنی قومی اور ملی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اس ضمن میں ہونے والے اعلانات کو پورا کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ واضح کیا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت جیسے اہم ایشو کو سیاست کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیا جائے گا اور ملک میں قادیانی لابی کی نفرت انگیز سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے حوالے سے ہونے والی جدوجہد میں تمام مکاتب فکر بالخصوص متحدہ مجلس عمل کے کردار کو سراہا گیا اور حکومتی اعلان پر عمل درآمد کے ہدف تک اپنی کوششیں جاری رکھنے کا عزم کیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ضلعی کانفرنسوں کے بعد پورے ملک میں تحصیل کی سطح تک ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم لندن اور آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تاریخیں متعین کردی گئی ہیں۔ مجلس کے مرکزی شعبہ تبلیغ میں پانچ نئے مبلغین کا اضافہ کیا گیا۔ جو کراچی' اسلام آباد' کوئٹہ' میانوالی اور خوشاب کے اضلاع میں کام کریں گے۔ سیالکوٹ اور لاہور کے دفاتر کی تعمیر کی منظوری دی گئی۔ لندن کے لئے حضرت مولانا قاضی احسان احمد کو مبلغ مقرر کیا گیا۔ آخر میں ایک قرارداد میں ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون (توہین رسالت ایکٹ) میں کی گئی ترمیم کو واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔

حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ

ولادت نبوی ﷺ اور ماہ ربیع الاول کے تقاضے!

جب زمین پیاسی ہوتی ہے تو رب السماوات والارض پانی برساتا ہے۔ جب انسان اپنی غذا کے لئے بے قرار ہوتا ہے تو موسم ربیع کو بھیج دیتا ہے۔ جب خشک سالی کے آثار چھاتے ہیں تو آسمان رحمت پر بدلیاں پھیل جاتی ہیں:

''اللہ الذی یرسل الریاح فتثیر سحاباً فیبسط فی السماء کیف یشاء ویجعله کسفا فتری الودق یخرج من خلاله فاذا اصاب به من یشاء من عباده اذاهم یستبشرون ۰ ۳۰:۴۷'' ترجمہ:...... ''وہ خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہوائیں بادلوں کو اپنی جگہ سے ابھارتی ہیں اور جس طرح اس کی مرضی نے انتظام کر دیا ہے۔ بادل فضا میں پھیل جاتے ہیں۔ پس تم دیکھتے ہو کہ ان کے اندر سے مینہ برسنے لگتا ہے اور تمام زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ پھر جب وہ اپنے بندوں پر جو بارش سے مایوس ہو گئے تھے۔ پانی برسا دیتا ہے تو وہ کامیاب و خرم ہو کر خوشیاں مناتے ہیں۔''

تکمیل ہدایت

عالم انسانیت کی فضا روحانی کا ایک ایسا ہی انقلاب عظیم تھا جو چھٹی صدی عیسوی کے وسط میں ظاہر ہوا۔ وہ رحمت الٰہی کی بدلیوں کی ایک عالمگیر نمود تھی جسکے فیضان عام نے تمام کائنات ہستی کو سرسبزی و شادابی کی بشارت سنائی اور زمین کی خشک سالیوں اور محرومیوں کی بدحالی کا دور ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا اور وہ خداوند قدوس جس نے سینا کی چوٹیوں پر کہا تھا کہ میں اپنی قدرت کی بدلیوں کے اندر آتشیں بجلیوں کے ساتھ آؤں گا اور ہزار قدسیوں کے ساتھ میرے جاہ و جلال الٰہی کی نمود ہو گی۔ سو بالآخر وہ آ گیا اور سعیر و فاران کی چوٹیوں پر اس کے ابر کرم کی بوندیں پڑنے لگیں۔ یہ ہدایت الٰہی کی تکمیل تھی۔ یہ شریعت ربانی کے ارتقاء کا مرتبہ آخری تھا۔ یہ سلسلہ ترسیل رسل و نزول صحف کا اختتام تھا۔ یہ سعادت بشری کا آخری پیام تھا۔ یہ وراثت اراضی کی آخری بخشش تھی۔ یہ امت مسلمہ کے ظہور کا پہلا دن تھا اور اس لئے یہ حضرت ختم المرسلین و رحمتہ للعالمین محمد بن عبداللہ کی ولادت باسعادت تھی۔

امت مسلمہ کی تاسیس

یہی واقعہ ولادت نبی ﷺ ہے جو دعوت اسلامی کے ظہور کا پہلا دن تھا اور یہی ماہ ربیع الاول ہے جس میں

امت مسلمہ کی بنیاد پڑی جس کو تمام عالم کی ہدایت وسعادت کا منصب عطا ہونے والا تھا۔ یہ ریگستان حجاز کی بادشاہت کا پہلا دن تھا۔ یہ عرب کی ترقی وعروج کے بانی کی پیدائش نہ تھی۔ یہ محض قوموں کی طاقتوں کا اعلان نہ تھا۔ اس میں صرف نسلوں اور ملکوں کی بزرگی کی دعوت نہ تھی۔ جیسا کہ ہمیشہ ہوا ہے اور جیسا کچھ دنیا کی تمام تاریخ کا انتہائی سرمایہ ہے۔ بلکہ یہ تمام عالم ربانی کی بادشاہت کا یوم میلاد تھا۔ یہ تمام دنیا کی ترقی وعروج کی پیدائش تھی۔ یہ تمام کرہ ارض کی سعادت کا ظہور تھا۔ یہ تمام نوع انسانی کے شرف واحترام کا قیام تھا۔ یہ انسانوں کی بادشاہتوں' قوموں کی بڑائیوں اور ملکوں کی فتوحات کا نہیں بلکہ خدا کی ایک ہی اور عالمگیر بادشاہت کے عرش جلال وجبروت کی آخری اور دائمی نمود تھی۔

پس یہی دن سب سے بڑا ہے۔ کیونکہ اسی دن کے اندر دنیا کی سب سے بڑی بڑائی ظاہر ہوئی۔ اس کی یاد نہ تو قوموں سے وابستہ ہے اور نہ نسلوں سے۔ بلکہ وہ تمام کرۂ ارض کی ایک عام اور مشترک عظمت ہے۔ جس کو وہ اس وقت تک نہیں بھلا سکتی جب تک کہ اس کو سچائی اور نیکی کی ضرورت ہے اور جب تک کہ اس کی اپنی زندگی اور بقاء کے لئے عدالت وصداقت کی محتاج ہے۔

ولادت باسعادت

پس دنیا اگر اپنی نجات کے لئے بے چین ہے تو اس کے لئے راحت اور تسکین کا پیام صرف ایک ہی زندگی میں ہے۔ اس کا دکھ ایک ہی ہے۔ اس لئے اس کی شفاء کے نسخے بھی ایک سے زیادہ نہیں ہوسکتے۔ اس کا پروردگار ایک ہے جو اپنے ایک ہی آفتاب کو اس کے خشک وتر پر چمکاتا ہے اور ایک ہی طرح کی بدلیوں سے اس کے آباد و ویرانہ کو شاداب کرتا ہے۔ اس کی روشنی سے اکتساب نور کرتے ہوں گے۔ ان سب کا مرکز ومبداء نورانیت ایک ہی ہے۔

قرآن کریم نے آفتاب کو سراج کہا: ''وجعلنا سراجاً وهاجا۰ (۷۸:۱٤)'' ترجمہ:...... ''اور ہم نے آسمان سورج کے چراغ کو بڑا ہی روشن بنادیا۔'' اور اسی طرح اس کے ظہور کو بھی ''سراج'' کہا جس کی ہدایت ورحمت کی روشنی تمام کرۂ ارض کی ظلمتوں کے لئے پیام صبح تھی: ''انا ارسلناك شاهداً ومبشراً ونذيرا وداعياً الى الله باذنه وسراجاً منيرا۰'' ترجمہ:...... ''اے پیغمبر اسلام ہم نے تم کو دنیا کے آگے حق کی گواہی دینے والا سعادت انسانیہ کی خوشخبری کو پھیلانے والا' اللہ کی طرف اس کے بندوں کو بلانے والا اور دنیا کی تاریکیوں کے لئے ایک چراغ نورانی بنا کر بھیجا۔''

پس تمام کرۂ ارض کی روشنی کے لئے یہی ایک آفتاب ہدایت ہے جس کی عالم تسخیر کرنوں کے اندر دنیا اپنی تمام تاریکیوں کے لئے نور بشارت پاسکتی ہے اور اس لئے صرف وہی ایک ہے جس کے طلوع کے پہلے دن کو دنیا کبھی نہیں بھلا سکتی اور اگر اس نے بھلا دیا ہے تو وہ وقت دور نہیں جب اسے کامل عشق وشیفتگی کے ساتھ صرف اسی کے آگے

جھکنا پڑے اور اسی کو کعبہ امید بنانا پڑے گا۔

عالمگیر پیام

اس مقدس پیدائش نے دنیا میں ظاہر ہو کر یہ نہیں کہا کہ میں صرف بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے آیا ہوں۔ بلکہ اس نے کہا کہ تمام عالم انسانیت کو غیر الٰہی غلامیوں سے نجات دلانا میرا مقصد ظہور ہے۔ اس نے صرف اسرائیل کے گھرانے کی گمشدہ رونق ہی سے عشق نہیں کیا۔ بلکہ تمام عالم کی اجڑی ہوئی بستی پر غمگینی کی اور ان کی دوبارہ رونق وآبادی کا اعلان کیا۔ اس نے اس خدا کی محبتوں کی طرف دعوت نہیں دی جو صرف سینا کی چوٹیوں یا ہمالہ کی گھاٹیوں میں بستا ہے۔ بلکہ اس رب العالمین کی طرف بلایا جو تمام نظام ہستی کا پروردگار ہے اور اس لئے تمام کائنات عالم کو اپنی طرف بلا رہا ہے۔

ہمیں دنیا میں سکندر ملتا ہے جس نے تمام عالم کو فتح کرنا چاہا تھا۔ لیکن ہم دنیا کی پوری تاریخ میں خدا کے رسول ﷺ کو نہیں پاتے جس نے تمام عالم کی ضلالتوں اور تاریکیوں کے خلاف اعلان جہاد کیا ہو۔ اس کا صرف ایک ہی اعلان ہے جو آغاز خلقت سے اب تک کیا گیا ہے اور اس لئے اگر دنیا نسلوں، قوموں اور رقبوں کا نام نہیں ہے بلکہ مخلوقات الٰہی کی اس پوری نسل کا نام ہے جو کرۂ ارض کی پیٹھ پر بستی ہے تو وہ مجبور ہے کہ ہر طرف مایوسی کی نظریں ہٹا کر صرف اس ایک ہی اعلان عام کے آگے جھک جائے اور صرف اسی کی پیدائش کے دن کو اپنی عمر کا سب سے بڑا دن یقین کرے۔

”تبارك الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا ۱:۲۵“ ترجمہ:......

”کیا ہی پاک اور برکتوں کا سرچشمہ ہے اس کی ذات جس نے اپنے برگزیدہ بندہ پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ قوموں اور ملکوں ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام عالموں کی ضلالت کے لئے ڈرانے والا ہو۔“

دنیا میں جس قدر ادعیان حق وصداقت کے اعلانات ہیں۔ اگر ان کو بھلا دے گی تو یہ صرف قوموں اور ملکوں کی سعادت کی فراموشی ہوگی۔ کیونکہ اس سے زیادہ انہوں نے کچھ نہ کہا۔ لیکن اگر ربیع الاول کو اس نے بھلا دیا تو یہ تمام کرۂ ارضی کی نجات کو بھلا دیتا ہوگا۔ کیونکہ ربیع الاول کی رحمت کسی ایک سرزمین کے لئے نہیں بلکہ تمام عالمین کے لئے تھی۔

قدوسیت کبریٰ

آں راز کہ در سینہ نہانست نہ وعظ است
بردار تواں گفت بہ منبر نہ تواں گفت

عزیزان ملت! ماہ ربیع الاول کا ورود تمہارے لئے جشن مسرت کا ایک پیغام عام ہوتا ہے۔ کیونکہ تم کو یاد

آ جاتا ہے کہ اس مہینے کے ابتدائی دنوں میں خدا کی رحمت عامہ کا دنیا میں ظہور ہوا اور اسلام کے داعی برحق کی پیدائش سے دنیا کی غمگینیاں اور سرگشتگیاں ختم ہوگئیں۔’’صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم‘‘

تم خوشیوں اور مسرتوں کے ولولوں سے معمور ہو جاتے ہو۔ تمہارے اندر خدا کے رسول برحق کی محبت وشیفتگی ایک بے خودانہ جوش اور محویت پیدا کر دیتی ہے۔ ہم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اسی کی یاد میں اسی کے تذکرے میں اور اسی کی محبت کی لذت وسرور میں بسر کرنا چاہتے ہیں۔

تم اس کے ذکر وفکر کی مجلسیں منعقد کرتے ہو۔ ان کی آرائش وزینت میں اپنی محنت ومشقت کی کمائی بے دریغ لٹاتے ہو۔ خوشبودار تروتازہ پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو۔ کافوری شمعوں کے خوبصورت فانوس اور برقی روشنی کے بکثرت کنول روشن کرتے ہو۔ عطر گلاب کی مہک اور اگر بتیوں کا بخور جب ایوان مجلس کو اچھی طرح معطر کر دیتا ہے تو اس وقت مدح وثنا کے زمزموں اور درود وسلام کے مقدس ترانوں کے اندر اپنے محبوب ومطلوب مقدس کی یاد کو ڈھونڈتے ہو اور بسا اوقات تمہاری آنکھوں کے آنسو اور تمہارے پرمحبت دلوں کی آہیں اس کے اسم مبارک سے والہانہ عشق کرتیں اور اس کے عشق سے حیات روحانی حاصل کرتی ہیں۔ پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنہوں نے اپنے عشق وشیفتگی کے لئے رب السماوات والارض کے محبوب کو چنا اور کیا مطہر وپاک ہیں وہ زبانیں جو سیدالمرسلین ورحمۃ للعالمین کی مدح وثنا میں زمزمہ سنج ہوئیں:

مصلحت دیدہ من آنست کہ یاراں ہمہ کار
بگذار ند وخم طرۂ یارے گیرند

انہوں نے اپنے عشق وشیفتگی کے لئے اس کی محبوبیت کو دیکھا جس کو خدا نے اپنی چاہتوں اور محبتوں سے ممتاز کیا اور ان کی زبانوں سے ان کی مدح وثنا کی جس کی مدح وثنا میں خود خدا کی زبان‘ اس کے ملائکہ اور قدسیوں کی زبان اور کائنات ارضی کی تمام پاک روحوں اور سعید ہستیوں کی زبان ان کی شریک وہمنوا ہے۔’’ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۰ ۵۶:۳۳‘‘

کائنات ہستی کی محبوبیت اعلیٰ

بلاشبہ محبت نبوی ﷺ اور عشق محمدی ﷺ کے یہ پاک ولولے اور یہ مخلصانہ ذوق وشوق تمہاری زندگی کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے اور تم اپنے ان پاک جذبات کی جتنی بھی حفاظت کرو کم ہے۔ تمہارا یہ عشق الٰہی ہے۔ محبت زبانی ہے۔ تمہاری یہ شیفتگی انسانی سعادت اور راستبازی کا سرچشمہ ہے۔ تم اس وجود مقدس ومطہر کی محبت رکھتے ہو جس کو تمام کائنات انسانی میں سے تمہارے خدا نے ہر طرح کی محبوبیتوں اور ہر قسم کی محمودیتوں کے لئے چن لیا اور محبوبیت عالم کا خلعت اعلیٰ صرف اسی کے وجود اقدس پر راست آیا۔ کرۂ ارضی پر انسان کے لئے بڑی سے بڑی بات

جو لکھی جاسکتی ہے' زیادہ سے زیادہ عشق جو کیا جاسکتا ہے' اعلیٰ سے اعلیٰ مدح وثناء جو کی جاسکتی ہے۔ غرض کہ انسان کی زبان انسان کے لئے جو کچھ کہہ سکتی ہے اور کرسکتی ہے وہ سب کا سب صرف اسی ایک کامل واکمل انسان کے لئے ہے اور اس کا مستحق اس کے سوا اور کوئی نہیں:

مقصود ماز دیر وحرم جز حبیب نیست

هر جا کنیم سجده بداں آستاں رسد

وللہ درماقال!

عبارا تنا شتی وحسنك واحد

وكل الىٰ ذالك الجمال يشير

وحدہ لاشریک

خدا کی الوہیت وربوبیت جس طرح وحدہ لاشریک ہے کہ کوئی ہستی اس کی شریک نہیں ہے۔ اسی طرح انسان کامل کی انسانیت اعلیٰ وعبدیت کبریٰ بھی وحدہ لاشریک ہے۔ کیونکہ انسانیت وعبدیت میں کوئی اس کا ساجھی نہیں اور اس کے حسن وجمال فردانیت کا کوئی شریک نہیں:

منزه عن شريك فى محاسنه

وجوهر الحسن فيه غير منقسم

یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں تم دیکھتے ہو کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جہاں کہیں کیا گیا ہے وہاں ان سب کو ان کے ناموں سے پکارا ہے اور ان کے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے تو ان کے ناموں کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن اس انسان کامل' اس فرد اکمل' اس صفات عبدیت کے وحدہ لاشریک کا اکثر مقامات میں اس طرح ذکر کیا گیا کہ نہ تو اس کا نام لیا گیا اور نہ ہی کسی دوسرے وصف سے نامزد کیا گیا۔ بلکہ صرف ''عبد'' کے لفظ سے اس کے پروردگار نے اسے یاد فرمایا:

''سبحان الذى اسرىٰ بعبده ليلاً من المسجد الحرام الىٰ المسجد الاقصىٰ . ''

ترجمہ:...... ''کیا پاک ہے وہ خداوند قدوس جس نے ایک رات اپنے ''عبد'' کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی۔''

سورہ جن میں فرمایا کہ: ''وانه لما قام عبدالله يدعوه كادو يكونون عليه لبدا . ''

ترجمہ:...... ''اور جب اللہ کا بندہ ''عبد'' تبلیغ حق کے لئے کھڑا ہوتا ہے تا کہ اللہ کو پکارے تو کفار اس کو اس طرح گھیر لیتے ہیں گویا قریب ہے کہ اس پر آ گریں گے۔''

سورہ کہف کو اس آیت سے شروع کیا ہے: ’’الحمدلله الذی انزل علیٰ عبده الکتاب ۰ ‘‘

ترجمہ:…… ’’کیا ہی پاک ذات ہے اس کی جس نے الفرقان اپنے عبد پر اتارا۔ تا کہ وہ تمام عالم کی ضلالتوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔‘‘

اسی طرح سورہ نجم میں فرمایا: ’’فاوحیٰ الیٰ عبده ماأوحیٰ ۰ ‘‘سورہ حدید میں فرمایا: ’’ینزل علیٰ عبده آیات ۰ ‘‘پس ان تمام مقامات میں آپ کا اسم گرامی نہیں لیا۔ بلکہ اس کی جگہ صرف ’’عبد‘‘ فرمایا۔ حالانکہ بعض دیگر انبیائے علیہم السلام کے لئے اگر عبد کا لفظ فرمایا ہے تو اس کے ساتھ نام کی تصریح بھی کر دی ہے۔ سورہ مریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کے لئے فرمایا: ’’ذکر رحمت ربك عبده زکریا ۰ ‘‘سورہ ص میں فرمایا: ’’واذکر عبدنا داؤد ۰ ‘‘نیز: ’’واذکر عبدنا ایوب ۰ ‘‘اس خصوصیت و امتیاز سے اسی حقیقت کو واضح کرنا مقصود الٰہی تھا کہ اس وجود گرامی کی عبدیت اور بندگی اس درجہ آخری اور مرتبہ قصویٰ تک پہنچ چکی ہے جو انسانیت کی انتہا ہے اور جس میں کوئی عبد اس عبد کامل کا شریک و سہیم نہیں۔ پس عبدیت کا فرد کامل وہی ہے اور اس کے لئے بغیر اضافت و نسبت کے صرف عبد کا لقب اس کو ناموں اور علموں کی طرح پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ تمام کائنات ہستی میں اس کا سا کوئی عبد نہیں۔

پس یہ وہ تھا کہ اس کی صفات الٰہیہ کا یہ حال ہے۔ اس کی انسانیت اور عبدیت کی وحدت اس طرح فرماں فرمائے جمیع کائنات ہے۔ اس کی محبت و محبوبیت کا خود رب السماوات والارض نے اعلان کیا اور اس کی رحمت کو اپنی ربوبیت کی طرح تمام عالمین پر محیط کر دیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات رافت و رحمت سے متصف فرمایا اور اگر اپنے آپ کو الرحمٰن الرحیم کہا تو اسے بھی بالمومنین رؤوف الرحیم قرار دیا۔ اس کو تمام قرآن حکیم میں کبھی بھی نام لے کر نہ پکارا کہ: ’’یاایها المزمل ۰ ‘‘اس کے وجود کی عزت و عظمت کو اپنی عزت کی طرح بندوں پر فرض کر دیا اور جابجا حکم دیا کہ: ’’تعزروه وتوقروه ۰ ‘‘ترجمہ:…… ’’اس کی عزت کرو اور اس کی توقیر بجالاؤ۔‘‘ پھر وہ کہ اس کی محبتوں اور عظمتوں کا یہ حال تھا کہ اس کا وجود مقدس و اطہر تو بڑی چیز ہے۔ وہ جس آبادی میں بسا اور جس شہر کی گلیوں میں پھرا۔ اس کی عزت کو بھی خدائے زمین و آسمان نے تمام عالم میں نمایاں کیا۔

’’لااقسم بهذاالبلد وانت حل بهذاالبلد ۰ ‘‘ترجمہ:…… ’’ہم مکہ کی قسم کھاتے ہیں۔ مگر اس لئے کہ تیرا وجود اس سرزمین میں رہا اور بسا ہے۔‘‘

ومن مذهبی حب الدیار لا هلها

وللناس فیما یعشقون مذاهب

پس جس کی قدوسیت و جبروتیت کا یہ مرتبہ ہو۔ اس کی یاد میں جتنی گھڑیاں بھی کٹ جائیں‘ اس کے عشق

میں جتنے آنسو بھی بہہ جائیں' اس کی محبت میں جتنی آہیں بھی نکل جائیں' اس کی مدح وثناء میں جس قدر بھی زبانیں زمزمہ پیرا ہوں' انسانیت کا حاصل روح کی سعادت' دل کی طہارت' زندگی کی پاکی اور ربانیت والٰہیت کی بادشاہی ہے۔ وللّٰہ درماقال!

راہ تو بہر قدم کہ پویند خوش است
وصل تو بہر سبب کہ جویند خوش است
روئے تو بہر دیدہ کہ بینند نکوست
نام تو بہر زباں کہ گویند خوش است

جشن حصول و ماتم ضیاع

لیکن جب کہ تم اس ماہ مبارک میں یہ سب کچھ کرتے ہو اور اس ماہ کے واقعہ ولادت کی یاد میں خوشیاں مناتے ہو تو اس کی مسرتوں کے اندر تمہیں اپنا وہ غم بھی یاد آتا ہے جس کے بغیر تمہاری کوئی خوشی نہیں ہوسکتی؟۔ کبھی تم نے اس حقیقت پر بھی غور کیا ہے کہ یہ کس کی پیدائش ہے جس کی یاد کے لئے تم سروسامان جشن کرتے ہو۔ یہ کون تھا جس کی ولادت کے تذکرے میں تمہارے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا ایسا عظیم پیام ہے؟۔

آہ! اگر اس مہینہ کی آمد تمہارے لئے جشن و مسرت کا پیام ہے۔ کیونکہ اس مہینہ میں وہ آیا جس نے سب کچھ تم کو دیا تھا تو میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کسی مہینے میں غم نہیں۔ کیونکہ اس مہینہ میں پیدا ہونے والے نے جو کچھ ہمیں دیا تھا وہ سب کچھ ہم نے کھو دیا۔ اس لئے اگر یہ ماہ ایک طرف بخشنے والے کی یاد تازہ کرتا ہے تو دوسری طرف کھونے والوں کے زخم کو بھی تازہ کرتا ہے:

ماخانہ رسیدگان ظلمیم
پیغام خوش از دیار مانیست

تم اپنے گھروں کو مجلسوں سے آباد کرتے ہو۔ لیکن تمہیں اپنے دل کی اجڑی ہوئی بستی کی بھی کچھ خبر ہے۔ تم کافوری شمعوں کی قندیلیں روشن کرتے۔ لیکن تم اپنے دل کی اندھیاری کو دور کرنے کے لئے کوئی چراغ نہیں ڈھونڈتے ہو۔ تم پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو۔ مگر آہ! تمہارے اعمال حسنہ کا پھول مرجھا گیا ہے۔ تم گلاب کے چھینٹوں سے اپنے رومال و آستین کو معطر کرنا چاہتے ہو۔ مگر آہ! تمہاری غفلت کہ تمہاری عظمت اسلامی کی عطر بیزی سے دنیا کی مشام روح یکسر محروم ہے۔ کاش! تمہاری مجلسیں تاریک ہوتیں۔ تمہارے اینٹ اور چونے کے مکانوں کو زیب وزینت کا ایک ذرہ نصیب نہ ہوتا۔ تمہاری آنکھیں رات رات بھر مجلس آرائیوں میں نہ جاگتیں۔ تمہاری زبانوں سے ماہ ربیع الاول کی ولادت کے لئے دنیا کچھ نہ سنتی۔ مگر تمہاری روح کی آبادی معمور ہوتی۔ تمہارے دل کی بستی نہ اجڑی

ہوتی۔ تمہارا طالع خفتہ بیدار ہوتا اور تمہاری زبانوں سے نہیں تمہارے اعمال کے اندر سے اسوۂ حسنہ نبوی ﷺ کی مدح وثناء کے ترانے اٹھتے:''فانہا لاتعمل ابصار ولاکن تعمل القلوب التی فی الصدور۰''

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ کہ تو مرنہ جائے
کہ زندگی عبارت ہے تیرے جینے سے

پھر آہ! وہ قوم اور صد آہ! اس قوم کی غفلت ونادانی کے لئے ہر جشن ومسرت میں پیام غم ہے اور جس کی حیات قومی کا ہر قہقہہ عیش فغان حسرت ہوگیا ہے۔ مگر نہ تو ماضی کی عظمتوں میں اس کے لئے کوئی منظر عبرت ہے۔ نہ حال کے واقعات وحوادث میں کوئی پیام تنبیہ وہوشیاری ہے اور نہ مستقبل کی تاریکیوں میں زندگی کی کسی روشنی کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ اسے اپنی کام جوئیوں اور جشن ومسرت کی بزم آرائیوں سے مہلت نہیں۔ حالانکہ اس کے جشن وطرب کے ہر دور میں ایک نہ ایک پیام غم وعبرت بھی رکھ دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ آنکھیں دیکھیں' کان سنیں اور دل کی دانائی غفلت وسرشاری نے چھین نہ لی ہو:''وان فی ذالك لذکریٰ لمن کان له قلب اوالقیٰ السمع وهوشهید۰''

ظہور ومقصد ظہور

ماہ ربیع الاول کی یاد میں ہمارے لئے جشن ومسرت کا پیام اس لئے تھا کہ اسی مہینہ میں خدا کا وہ فرمان رحمت دنیا میں آیا جس کے ظہور میں دنیا کی شقاوت وحرمانی کا موسم بدل دیا۔ ظلم وطغیان اور فساد وعصیان کی تاریکیاں مٹ گئیں۔ خدا اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ گیا۔ انسانی اخوت ومساوات کی یگانگت نے دشمنوں اور کینوں کو نابود کردیا اور کلمہ کفر وضلالت کی جگہ کلمہ حق وعدالت کی بادشاہت کا اعلان عام ہوا:

''لقد جاءکم من الله نور وکتاب مبین ۰ یهدی به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ۰ ''ترجمہ:......''اللہ کی جانب سے تمہاری طرف نور ہدایت اور کتاب مبین آئی۔ اللہ اس کے ذریعے اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی اور زندگی کی راہوں پر ہدایت فرماتا اور ان کے آگے صراط مستقیم کو کھولتا ہے۔''

لیکن دنیا شقاوت حرمانی کے درد سے پھر دکھیا ہوگئی۔ انسانی شروفساد اور ظلم وطغیان کی تاریکی خدا کی روشنی پر غالب ہونے کے لئے پھیل گئی۔ سچائی اور راستبازی کی کھیتیوں نے پامالی پائی اور انسانوں کے بے راہ گلہ کا کوئی رکھوالا نہ رہا۔ خدا کی وہ زمین جو صرف خدا ہی کے لئے تھی غیروں کو دے دی گئی اور اس کے کلمہ حق وعدل کے غمگساروں اور ساتھیوں سے اس کی سطح خالی ہوگئی۔

''ظهر الفساد فی البر والبحر بماکسبت ایدی الناس ۰ ''ترجمہ:......''زمین کی خشکی اور تری دونوں میں انسان کی پیدا کی ہوئی شرارتوں سے فساد پھیل گیا اور زمین کی صلاح وفلاح غارت ہوگئی۔''

پھر آہ! تم اس کے آنے کی خوشیاں تو مناتے ہو۔ پر اس کے ظہور کے مقصد سے غافل ہوگئے ہو اور وہ

جس غرض کے لئے آیا اس کے لئے تمہارے اندر کوئی ٹیس اور چبھن نہیں۔ یہ ماہ ربیع الاول اگر تمہارے لئے خوشیوں کی بارات ہے تو صرف اس لئے کہ اسی مہینہ میں دنیا کی خزاں ضلالت ختم ہوئی اور کلمہ حق کا موسم ربیع شروع ہوا۔ پھر اگر آج دنیا کی عدالت سموم ضلالت کے جھونکوں سے مرجھا گئی ہے تو اے غفلت پرستو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ بہار کی خوشیوں کی رسم تو مناتے ہو مگر خزاں کی پامالیوں پر نہیں روتے۔

آتشین شریعت

اس موسم کی خوشیاں اس لئے تھیں کہ اسی میں اللہ کی عدالت کی وہ آتشین شریعت کوہ فاران پر نمودار ہوئی جس کی سیر کی چوٹیوں پر صاحب تورات کو خبر دی گئی تھی اور جو مظلوی کے آنسو بہانے' مسکینی کی آہیں نکالنے' ذلت و نامرادی سے ٹھکرائے جانے کے لئے دنیا میں نہیں آئی تھی۔ بلکہ اس لئے آئی تھی کہ اعدائے حق و عدالت ناکامی کے آنسو بہائیں۔ دشمنان الٰہی مسکینی کے لئے چھوڑے جائیں۔ ضلالت وشقاوت' نامرادی و ناکامی کی ذلت سے ٹھکرائی جائے اور سچائی اور راستی کا عرش عظمت و اجلال نصرت الٰہی کامرانیوں اور اقبال و فیروزی کی فتح مندیوں کے ساتھ تمام کائنات ارضی میں اپنی جبروتیت اور قدوسیت کا اعلان کرے۔ پس وہ اللہ کے ہاتھ کی چمکائی ہوئی ایک تلوار تھی جس کی ہیبت وقہاریت نے باطل پرستی کی تمام طاقتوں کو لرزا دیا اور کلمہ حق کی بادشاہت اور دائمی فتح کی دنیا کو بشارت سنائی:

''ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون۔ ''ترجمہ:......'' وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو دنیا کی سعادت کے قیام اور ضلالت کی مقہوریت کے لئے دین حق کے ساتھ بھیجا۔ تا کہ وہ تمام دینوں پر اسے غالب کر دے۔ پس اس کی حقانیت کی طاقت ہی آخر میں دائمی اور عام فتح پانے والی ہے۔ اگر چہ مشرکوں پر ایسا ہونا بہت ہی شاق گزرے۔''

وہ ذلت کا زخم نہ تھا۔ بلکہ نامرادی کا زخم لگانے والا ہاتھ تھا۔ وہ مظلوی کی تڑپ نہ تھی۔ بلکہ دنیا کو بے قرار کرنے والوں نے اس سے بے قراری پائی۔ وہ درد و کرب کی تڑپ نہ تھی۔ بلکہ درد و کرب میں مبتلا کرنے والوں کو اس سے بے چینی کا بستر ملا۔ وہ جو کچھ لایا اس میں غمگینی کی چیخ نہ تھی۔ ماتم کی آہ نہ تھی۔ ناتوانی کی بے بسی نہ تھی اور حسرت و مایوسی کا آنسو نہ تھا۔ بلکہ یکسر شادمانی کا غلغلہ تھا۔ جشن و مراد کی بشارت تھی۔ کامیابی وعیش فرمائی کی بہار تھی۔ طاقت اور فرمانفرائی کا اقبال تھا۔ امید اور یقین کا خندۂ عیش تھا۔ زندگی اور فیروزمندی کا پیکر وتمثال تھا۔ فتح مندی کی ہمیشگی تھی اور نصرت و کامرانی کی دائمی:

''ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ الّتی کنتم توعدون۔ نحن اولیاء کم فی الحیات الدنیا

والآخرۃ ولکم فیھا ماتشتھی انفسکم ولکم فیھا ماتدعون ۰ ’’ترجمہ:...... ’’اللہ کے وہ صالح بندے جنہوں نے دنیا کی تمام طاقتوں سے کٹ کر کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں۔ پھر ساتھ ہی اس پر جم گئے اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنی خدا پرستی کو قائم کیا۔ سو یہ وہ لوگ ہیں کہ کامرانی وفتح مندی کے لئے خدا نے ان کو چن لیا ہے۔ وہ اپنے ملائکہ نصرت کو ان پر بھیجتا ہے جو ہر دم پیام شادمانی اور کامیابی پہنچاتے ہیں کہ نہ تو تمہارے لئے خوف ہے اور نہ کسی طرح کی غمگینی۔ دنیا کی زندگی میں بھی تم خدا کی نصرت وحمایت سے فتح مند وکامیاب ہوگئے اور آخرت میں بھی خدا کی مہربانیوں سے بامراد۔ اللہ کی تمام نعمتیں صرف تمہارے ہی لئے ہیں۔ تم جو نعمت چاہو گے تمہیں ملے گی اور جس چیز کو پکارو گے پاؤ گے۔‘‘

ولاتھنوا ولا تحزنوا!

کیونکہ وہ جو ربیع الاول آیا اس نے کہا کہ غم اور ناکامی ان کے لئے ہونی چاہئے جن کے پاس کامیابی اور نصرت بخشنے والے کا رشتہ نہیں ہے۔ پر وہ جنہوں نے تمام انسانی اور دنیاوی طاقتوں سے سرکشی کی اور صرف خدا کی قدوس طاقت کی وفاداری کی اور اسی ذات کو اپنا دوست بنالیا جو ساری خوشیوں کا دینے والا ہے اور تمام کامیابیوں کا سرچشمہ ہے۔ تو وہ کیونکر غمگینی پاسکتے ہیں اور خدا کے دوستوں کے ساتھ اس کی سرزمین میں کون ہے جو دشمنی کرسکتا ہے:

’’ذالك بان الله مولى الذين آمنوا وان الكافرين لامولى لهم ۰ ۱۲:۲۷ ‘‘ترجمہ:...... ’’اس لئے کہ اللہ مومنوں کا دوست ہے اور حامی ہے۔ مگر کافروں کا نہیں جنہوں نے اس سے انکار کیا۔‘‘

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمۂ حق وعدل کی خدمت گزاری کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا وہ کسی سے نہیں ڈر سکتے۔ البتہ ان کی ہیبت اور قہاریت سے دنیا کو ڈرنا چاہئے۔

’’فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین ۰ ۱۷:۳۰ ‘‘ترجمہ:...... ’’دشمنان حق کی شیطانی ہیبتوں سے مت ڈرو۔ اللہ سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم مومن ہو۔‘‘

دنیا میں متضاد سے متضاد اجزاء باہم جمع ہوسکتے ہیں۔ آگ اور پانی ممکن ہے کہ ایک جگہ جمع ہوجائیں۔ شیر اور بکری ہوسکتا ہے کہ ایک گھاٹ سے پانی پی لیں۔ لیکن خدا کا ’’ایمان‘‘ اور ’’انسان کا خوف‘‘ یہ دو چیزیں ایسی متضاد ہیں جو کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتی اور ایک بدبخت ایمان الٰہی کا دعویٰ کرکے انسان کے ڈر سے بھی کانپ رہا ہے تو تم اسے ان کنکروں اور پتھروں کی طرح ٹھکرادو جو انسان کی راہ میں لڑھک کر آجاتے ہیں۔ تاکہ ڈرنے والوں کے لئے ٹھوکر بنیں۔ کیونکہ وہ ایمان کے یقین سے محروم ہے۔

’’لاتھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ۰ الا ان اولیاء الله لاخوف علیھم ولاھم یحزنون ۰ ‘‘ترجمہ:...... ’’نہ ہراساں ہو اور نہ غمگین ہو۔ تمہیں سب پر غالب آنے والے ہو۔

اگر تم سچے ہو۔ یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ کے دوست اور اللہ کے چاہنے والے ہیں ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کبھی وہ غمگین ہوں گے۔"

استبدال نعمت

لیکن آج جبکہ تم مجلسیں منعقد کرتے ہو تو تمہارا کیا حال ہے؟۔ وہ تمہاری دولت کہاں ہے جو تمہیں دی گئی تھی۔ وہ تمہاری نعمت کامرانی کدھر گئی جو تمہیں سونپی گئی تھی؟۔ وہ تمہاری سوچ حیات کیوں تمہیں چھوڑ کر چلی گئی جو تم میں پھونکی گئی تھی؟۔ آہ! تمہارا خدا کیوں تم سے روٹھ گیا اور تمہارے آقا نے کیوں تم کو صرف اپنی ہی غلامی کے لئے نہ رکھا؟۔ کیا ربیع الاول کے آنے والے نے خدا کا وعدہ تمہیں پہنچایا تھا کہ عزت صرف تمہارے ہی لئے ہے اور اس دولت کا اب زمین پر تمہارے سوا کوئی وارث نہیں۔

"ان العزة لله ولرسوله وللمومنين ولكن المنافقين لا يعلمون" ترجمہ:...... "عزت اللہ کے لئے ہے۔ اس کے رسول کے لئے ہے اور مومنین کے لئے۔ لیکن جن کے دل نفاق سے کھوگئے۔ وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

پھر یہ کیا انقلاب ہے کہ تم ذلت کے لئے چھوڑے گئے ہو اور عزت نے تم سے منہ چھپالیا ہے؟۔ کیا خدا کا وعدۂ نصرت تم تک نہیں پہنچایا گیا تھا کہ: "وكان حقاً علينا نصر المومنين ۳۰:۴۷" ترجمہ:...... "مسلمانوں کو نصرت اور فتح دینا ہمارے لئے ضروری ہے۔ یہ کسی طرح نہیں ہوسکتا کہ ہم غیروں کو فتحیاب کریں اور مومن ناکام رہ جائیں۔"

پھر یہ کیوں ہے کہ تم نے کامیابی نہ پائی اور کام و مراد نے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا۔ کیا خدا کا وعدہ سچا نہ تھا اور کیا وہ اپنے قول کا پکا نہیں؟۔ تم جو انسانوں کے وعدوں پر ایمان رکھتے ہو اور ان کے حکموں کے آگے گرنا چاہتے ہو خدا کے وعدہ "لا تخلف الميعاد" کے لئے اپنے اندر ایمان کی کوئی صدا نہیں پاتے؟۔

آہ! نہ تو اس کا وعدہ جھوٹا تھا اور نہ اس نے اپنا رشتہ توڑا۔ مگر تم ہی ہو' تمہاری ہی محرومی بے وفائی ہے' تمہارے ہی ایمان کی موت اور راستی کی حرمانی ہے۔ جس نے اپنے پیمان وفا کو توڑا اور خدا کے مقدس رشتہ کی عزت کو اپنی غفلت و بداعمالی اور غیروں کی پرستش و بندگی سے بٹہ لگایا۔

"ذالك بان الله لم يك مغيراً نعمتاً انعمها على قوم حتىٰ يغيروا مابانفسهم ۔ وان الله ليس بظلام للعبيد (۸:۵۵)" ترجمہ:...... "اس لئے خدا کبھی کسی قوم کی نعمت کو محرومی سے نہیں بدلتا۔ جب تک وہ قوم خود ہی اپنے اندر تبدیلی نہ کرے اور وہ اپنے بندوں کے لئے ظالم نہیں ہے کہ ان کو بغیر جرم کے سزا دے۔"

خدا اب بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ تمہارے ہی لئے ہے۔ بشرطیکہ تم بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف

خدا ہی کے لئے ہو جاؤ۔

’’ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم ‘‘ ترجمہ:……’’اگر تم خدا کے کلمۂ حق کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے اندر ثابت قدمی اور مضبوطی پیدا کرے گا۔‘‘

یادگار حریت

تم ربیع الاول میں آنے والے کی یاد اور محبت کا دعویٰ رکھتے ہو اور مجلس منعقد کرکے اس کی مدح وثناء کی صدائیں بلند کرتے ہو۔ لیکن تمہیں کبھی بھی یہ یاد نہیں آتا ہے کہ جس کی یاد کا تمہاری زبان دعویٰ کرتی ہے اس کی فراموشی کے لئے تمہارا ہر عمل گواہ ہے اور جس کی مدح وثنا میں تمہاری صدائیں زمزمہ سرا ہوتی ہیں۔ اس کی عزت کو تمہارا وجود بدلگا رہا ہے۔ وہ دنیا میں اس لئے آیا تھا کہ انسانوں کو انسانی بندگی سے ہٹا کر صرف اللہ کی عبودیت کی صراط مستقیم پر چلائے اور غلامی کی ان تمام زنجیروں سے ہمیشہ کے لئے نجات دلادے۔ جن کے بڑے بڑے بوجھل حلقے انہوں نے اپنے پاؤں میں ڈال لئے تھے۔ ’’یضع اصرھم واغلالھم التی کانت علیھم‘‘

پیغمبر اسلام کے ظہور کا مقصد یہ ہے کہ گرفتاریاں اور بندشوں سے انسان کو نجات دلائے اور غلامی کے جو طوق انہوں نے اپنے گردنوں میں پہن رکھے ہیں ان کے بوجھ سے رہائی بخشے۔

اس نے کہا کہ اطاعت صرف ایک ہی کی ہے اور حکم وفرمان صرف ایک ہی کے لئے سزاوار ہے: ’’ان الحکم الا للہ ‘‘ ترجمہ:……’’حکم وطاقت کسی کے لئے نہیں مگر صرف اللہ کے لئے۔‘‘

اس نے سب سے پہلے انسان کو اس کی چھینی ہوئی آزادی وحریت واپس دلائی اور کہا کہ مومن نہ تو بادشاہوں کی غلامی کے لئے ہے‘ نہ تو کاہنوں کی اطاعت کے لئے‘ نہ کسی اور انسان کی طاقت کے آگے جھکنے کے لئے۔ بلکہ ان کے سر کے لئے ایک ہی چوکھٹ‘ اس کے دل کے لئے ایک ہی عشق‘ اس کے پاؤں کے لئے ایک ہی زنجیر اور اس کی گردن کے لئے ایک ہی طوق اطاعت ہے۔ وہ جھکتا ہے تو اسی کے آگے‘ روتا ہے تو اسی کے آگے‘ اعتماد کرتا ہے تو اسی کی ذات پر‘ ڈرتا ہے تو اسی کی ہیبت سے‘ امید کرتا ہے تو اسی کی رحمت پر۔ وہ مشرک نہیں ہے کہ خدا کی طرح انسانوں کو بھی قہاریت اور ہیبت کی صفت بخشے۔

’’أارباب متفرقون خیرام اللہ الواحد القھار ماتعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم وآباءکم ماانزل اللہ بھا من سلطان ان الحکم للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذالک الدین القیم ولکن اکثرالناس لایعلمون ‘‘ترجمہ:……’’پرستش اور غلامی کے لئے کئی ایک معبود بنالینا اچھا یا ایک ہی خدائے واحد کا ہو رہنا؟۔ یہ جو تم نے اپنی بندگی کے لئے بہت سی چوکھٹیں بنا رکھی ہیں تو بتلاؤ کہ ان کی ہستی بجز اس کے کیا ہے کہ چند وہم ساز نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے اپنی گمراہی سے گھڑ لئے ہیں

اور اس کی ضلالت اور رسم پرستی نے ان کے اندر مصنوعی ہیبت ومرعوبیت پیدا کردی۔ حالانکہ خدا نے نہ تو ان کے اندر کوئی طاقت رکھی اور نہ ان کی معبودیت اور محبوبیت کے لئے کوئی حکم اتارا۔ یقین کرو کہ تمہاری غلامی کے یہ تمام مصنوعی بت کچھ بھی نہیں ہیں۔ حکم وسلطانی دنیا میں نہیں ہے۔ مگر صرف اللہ کے لیے اس نے حکم دیا کہ پرستش نہ کرو مگر صرف اسی کی۔ یہی انسان کی فطرت صالحہ کی راہ ہے اور اس لئے یہی دین قیم ہے۔''

اور دیکھو کہ اس نے انسان کی حریت صادقہ اور آزادی حق کو کس طرح مثالوں کی دانائی میں سمجھایا۔

''ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوکالا یقدر علی شئی ومن رزقناہ منا رزقا حسنا فھوینفق منہ سرا وجھرا ھل یستون (۷۷:۲٦)'' ترجمہ:...... ''اللہ ایک مثال دیتا ہے یوں فرض کرو کہ ایک شخص ہے جو کسی دوسرے انسان کا غلام ہے خود اسے کوئی اختیار حاصل نہیں کہ وہ اپنی کسی چیز پر باوجودیکہ اس کی ہے کچھ قدرت نہیں رکھتا اور صرف اپنے آقا کے حکموں کا بندہ ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک دوسرا آزاد اور خودمختار انسان ہے جس پر کسی انسان کی حکومت نہیں۔ اسے اپنی ہر چیز پر قدرت حاصل ہے اور جو کچھ خدا نے دیا ہے وہ اسے ظاہر وپوشیدہ جس طرح چاہتا ہے بے دھڑک خرچ کرتا ہے تو کیا یہ دونوں آدمی ایک ہی طرح کے ہوئے؟۔ کیا دونوں کی حالتوں میں کوئی فرق نہیں؟۔ اگر فرق ہے تو پھر یہ کہ اس کا مالک صرف خدا ہی ہے اور وہ کہ اس کے گلے میں انسانوں کی طاعت کے طوق پڑے ہوئے ہیں اور دونوں ایک طرح کے کیسے ہوسکتے ہیں؟۔''

پس اگر ربیع الاول کا مہینہ دنیا کے لئے خوشی ومسرت کا مہینہ تھا تو صرف اس لئے کہ اسی مہینے میں دنیا کا سب سے بڑا انسان آیا جس نے مسلمانوں کو ان کی سب سے بڑی نعمت یعنی خدا کی بندگی اور انسانوں کی آقائی عطا فرمائی اور اس کو اللہ کی خلافت ونیابت کا لقب دے کر خدا کی ایک محترم امانت ٹھہرایا۔ پس ربیع الاول انسانی حریت کی پیدائش کا مہینہ ہے۔ غلامی کی موت اور ہلاکت کی یادگار ہے۔ خلافت الٰہی کی بخشش کا اولین یوم ہے۔ وراثت ارضی کی تقسیم کا اولین اعلان ہے۔ اسی ماہ میں کلمہ حق وعدل زندہ ہوا اور اسی میں کلمہ ظلم وفساد اور کفر وضلالت کی لعنت سے خدا کی زمین کو نجات ملی۔

لیکن آہ! کہ تم اس ماہ حریت کے ورود کی خوشیاں مناتے ہو اور اس کے لئے ایسی تیاری کرتے ہو۔ گویا وہ تمہارے ہی لئے اور تمہاری ہی خوشیوں کے لئے آیا ہے۔ خدارا مجھے بتاؤ کہ تم کو اس پاک اور مقدس یادگار کی خوشی منانے کا کیا حق ہے؟۔ کیا موت اور ہلاکی کو اسکا حق پہنچتا ہے کہ زندگی اور روح کا اپنے کو ساتھی بتائے؟۔ کیا ایک مردہ لاش پر دنیا کی عقلیں نہ ہنسیں گی۔ اگر وہ زندوں کی طرح زندگی کو یاد کرے گی؟۔ ہاں! یہ سچ ہے کہ آفتاب کی روشنی کے اندر دنیا کے لئے بڑی خوشی ہے۔ لیکن ایک اندھے کو کب زیب دیتا ہے کہ وہ آفتاب کے نکلنے پر آنکھوں والوں کی طرح خوشیاں منائے؟۔

پھر تم بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ تم غلاموں کا ایک گلہ ہو جس نے اپنے نفس کی غلامی' اپنی خواہشوں کی غلامی' ماسوائے اللہ رشتوں کی غلامی اور غیر الٰہی طاقتوں کی غلامی کی زنجیروں سے اپنی گردن کو چھپا دیا ہے۔ تم پتھروں کا ایک ڈھیر ہو جو نہ تو خود ہل سکتا ہے اور نہ اس میں جان و روح ہے۔ البتہ چور چور ہو سکتا ہے اور ایک دوسرے پر پٹکا جا سکتا ہے۔ تم غبار راہ کی ایک مشت ہو جس کو ہوا اڑا لے جائے تو اڑا سکتی ہے۔ ورنہ وہ خود صرف اس لئے ہے تا کہ ٹھوکروں سے روندی جائے اور جولان قدم سے پامال کی جائے۔ فیاللرزیه ویاللمصیبة!

گل گونہ عارض ہے نہ ہے رنگ حنا تو
اے خوں شدہ دل تو کسی کام نہ آیا

پھر اے غفلت کی ہستیو! اور اے بے خبری کی سرگشتہ خواب روحو! تم کس منہ سے اس کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہو۔ جو حریت انسانی کی بخشش' حیات روحی و معنوی کے عطیہ اور کامرانی و فیروزمندی کی خسروی...... کے لئے آیا ہے۔ اللہ اللہ! غفلت کی نیرنگی اور انقلاب کی بوقلمونی ماسوا اللہ کی عبودیت کی زنجیریں پاؤں میں ہیں۔ انسانوں کی مملوکیت و مرعوبیت کے حلقے گردنوں میں۔ ایمان باللہ سے دل خالی اور اعمال حقہ و حسنہ کی روشنی سے محروم۔ ان سامانوں اور تیاریوں کے ساتھ تم مستعد ہوئے ہو کہ ربیع الاول کے آنے والے کی یاد کا جشن مناؤ۔ جس کا آنا خدا کی عبودیت کی فتح' غیر الٰہی عبودیت کی ہلاکت' حریت صادقہ کا اعلان حق' عدالت حقہ کی ملوکیت کی بشارت اور امت عادلہ و قائمہ کے تمکن و قیام کی بنیاد تھی۔

پس اے غفلت شعاران ملت! تمہاری غفلت پر فغاں و حسرت اور تمہاری سرشاریوں پر صد ہزار نالہ و بکار اگر تم اس ماہ مبارک کی اصلی عظمت و حقیقت سے بے خبر ہو اور صرف زبانوں کے ترانوں' در و دیوار کی آرائشوں اور روشنی کی قندیلوں ہی میں اس کے مقصد و یادگاری کو گم کر دو۔ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ مبارک ماہ امت مسلمہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے۔ خداوندی بادشاہیت کے قیام کا اولین اعلان ہے۔ خلافت ارضی و وراثت الٰہی کی بخشش کا سب سے پہلا مہینہ ہے اور اس کے آنے کی خوشی اور اس کے تذکرہ اور یاد کی لذت ہر اس شخص کی روح پر حرام ہے جو اپنے ایمان اور عمل کے اندر اس پیغام الٰہی کی تعمیل و اطاعت اور اس اسوۂ حسنہ کی پیروی تاسی کے لئے کوئی نمونہ نہیں رکھتا۔

(بشکریہ ماہنامہ الرشید)

ضروری اعلان!

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جلد کی تبدیلی کے بعد جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے اور انہیں ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن تاحال چندہ ارسال نہیں کیا گیا۔ براہ کرام! چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں۔

ادارہ

مولانا سید عبدالشکور ترمذیؒ

قسط نمبر 2

احکام عشر!

عشر کو ساقط کرنے والے امور

مسئلہ:...... اگر پیداوار مالک کے اختیار کے بغیر ہلاک ہو جائے تو عشر ساقط ہو جائے گا اور اگر کچھ حصہ ہلاک ہو جائے تو ہلاک شدہ حصہ کا عشر ساقط ہو جائے گا۔ باقی کا دینا واجب ہوگا۔ (بحرالرائق ۲/۲۵۵)

مسئلہ:...... اگر مالک پیداوار کو ہلاک کر دے تو ہلاک شدہ پیداوار کے عشر کا ضامن ہوگا اور وہ اس کے ذمہ قرض ہو جائے گا اور اگر مالک کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے پیداوار کو ہلاک کر دیا تو مالک اس سے ضمان لے کر اس میں سے عشر ادا کرے گا۔ (بحرالرائق ۲/۲۵۵)

مسئلہ:...... اگر مالک نے پیداوار کو خود تلف کر دیا ہو اور عشر کے ادا کی وصیت کے بغیر فوت ہو گیا تو عشر ساقط ہو جائے گا۔ (بحرالرائق ۲/۲۵۵)

مسئلہ:...... گزشتہ زمانہ کا عشر اگر کسی نے ادا نہ کیا ہو تو وہ ساقط نہیں ہوتا۔ بلکہ زمانہ گزشتہ کا عشر ادا کرنا واجب ہے۔ مرنے لگے تو وصیت واجب ہوگی۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

مسئلہ:...... جس شخص کے ذمے عشر ہو اس کی موت سے وہ ساقط نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے متروکہ غلہ میں سے عشر وصول کیا جائے گا۔ (شامی ۲/۲۷)

مسئلہ:...... اگر زمین عشری یا خراجی کی فصل ایسی آفت سماوی کی وجہ سے تلف ہو جائے جس کا روکنا ممکن نہ ہو۔ مثلاً زیادہ پانی سے فصل غرق ہو جائے یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے فصل خشک ہو جائے یا آگ سے جل جائے یا ٹڈی کھا جائے یا گرمی یا سردی کی شدت سے سوکھ جائے تو عشر وخراج ساقط ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر تین ماہ کے اندر ایسی زمین سے کوئی دوسری فصل اٹھائی جاسکے تو خراج کی مقررہ رقم ساقط نہیں ہوتی اور آفت غیر سماوی جس کا روکنا ممکن تھا اس کو نہیں روکا گیا۔ مثلاً جانوروں کا فصل کو کھا جانا تو خراج کی مقررہ رقم بحال رہے گی اور عشر وخراج مقاسمہ (حصہ داری) ساقط ہو جائیں گے۔ (شامی ۲/۲۷)

مسئلہ:...... اگر کسی شخص نے باوجود طاقت کے زمین میں زراعت نہیں کی تو عشر واجب نہ ہوگا۔ مگر خراج ہوگا۔ (درمختار بر شامی ۲/۲۷)

مصارف عشر

عشر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں اور جس طرح زکوٰۃ کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی مستحق زکوٰۃ کو

بغیر کسی معاوضہ کے مالکانہ طور پر قبضہ کرادیا جائے۔ اسی طرح عشر کی ادائیگی کا بھی یہی طریقہ ہے۔ (نظام اراضی)
شریعت میں مصرف اس مسلمان کو کہتے ہیں جس کو زکوٰۃ دینا درست ہو اور جو مصرف زکوٰۃ کا ہے شرعاً وہی عشر کا بھی ہے۔ (شامی)

قرآن کریم میں مصارف صدقات آٹھ شمار کیے گئے ہیں۔ ان میں پہلا مصرف فقراء ہیں۔ دوسرا مسکین۔ جس شخص کے پاس اس کی مذکورہ ضروریات اصلیہ سے زائد نصاب مال نہ ہو اس کو زکوٰۃ وعشر دیا جاسکتا ہے۔ ضروریات میں رہنے کا مکان وہ اس میں رہتا ہو یا نہ رہتا ہو۔ استعمالی برتن اور کپڑے اور استعمالی فرنیچر وغیرہ سب داخل ہیں۔ نصاب یعنی سونا ساڑھے سات تولہ یا چاندی ساڑھے باون تولہ یا اتنی چاندی کی قیمت جس کے پاس ہو اور وہ قرض دار بھی نہ ہو۔ نہ اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے نہ لینا۔ اسی طرح وہ شخص جس کے پاس کچھ چاندی یا کچھ پیسے نقد ہیں اور تھوڑا سا سونا ہے تو سب کی قیمت لگا کر اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو وہ بھی صاحب نصاب ہے۔ اس کو زکوٰۃ دینا اور لینا جائز نہیں۔ فقیر اور مسکین کے دونوں مصرفوں میں یہ بات مشترک ہے کہ جس کو مال زکوٰۃ دیا جائے وہ مسلمان ہو اور حاجات اصلیہ سے زائد بقدر نصاب مال کا مالک نہ ہو۔

تیسرا مصرف ''العاملین علیھا'' ہے۔ یہاں عاملین سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلامی حکومت کی طرف سے صدقات زکوٰۃ وعشر وغیرہ لوگوں سے وصول کر کے بیت المال میں جمع کرنے کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں۔ عاملین صدقہ کی اصل حیثیت یہ ہے کہ یہ لوگ فقراء کے وکیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کا تقرر امیر مملکت کی طرف سے ہوتا ہے اور امیر مملکت من جانب اللہ پورے ملک کے فقراء اور غربا کا وکیل ہوتا ہے۔ کیونکہ ان سب ضروریات کی ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے امیر مملکت جس جس کو صدقات کی وصولیابی پر عامل بنادے وہ سب نائب امیر کی حیثیت سے فقراء کے وکیل ہوجاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوگیا کہ عاملین صدقہ کو جو کچھ دیا گیا وہ درحقیقت زکوٰۃ نہیں دی گئی۔ بلکہ زکوٰۃ جن فقراء کا حق ہے ان کی طرف سے معاوضہ خدمت دیا گیا اور یہ سب کو معلوم ہے کہ وکیل کا قبضہ اصل موکل کے قبضہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ جب رقم زکوٰۃ عاملین صدقہ نے فقراء کے وکیل ہونے کی حیثیت سے وصول کر لی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ اب یہ پوری رقم فقراء کی ملک ہے جن کی طرف سے بطور وکیل انہوں نے وصول کی ہے۔ اب جو رقم بطور حق الخدمت ان کو دی جاتی ہے وہ مال داروں کی طرف سے نہیں۔ بلکہ فقراء کی طرف سے ہوئی اور فقراء کو اس میں ہر طرح کا تصرف کرنے کا اختیار ہے۔

اس سے دونوں سوال حل ہوگئے۔ ایک یہ کہ مال زکوٰۃ کو معاوضہ خدمت میں کیسے دیا گیا؟۔ دوسرا یہ کہ مال دار کے لئے یہ مال زکوٰۃ حلال کیسے ہوا؟۔ (ماخوذ از معارف القرآن بتغیر ج۴)

عامل کا لفظ ساعی اور عاشر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ساعی وہ ہے جو کہ سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے قبیلوں میں بھیجا جاتا ہے اور عاشر وہ ہے جس کو امام نے عشر وصول کرنے کے لئے راستہ پر مقرر کیا ہو۔

بیان مذکور سے معلوم ہوا کہ عاملین صدقہ کو جو رقم مد زکوٰۃ سے دی جاتی ہے باوجود غنی و مال دار ہونے کے بھی وہ اس رقم کے مستحق ہیں اور مصارف زکوٰۃ کی آٹھ مدات میں سے صرف ایک یہی مد ایسی ہے جس میں رقم زکوٰۃ بطور معاوضہ خدمت دی جاتی ہے۔ اگر کسی غریب کو کوئی خدمت لے کر مال زکوٰۃ دیا گیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ (معارف القرآن ج ۴)

مسئلہ:...... اگر عامل ہاشمی کو صدقات وصول کرنے کے واسطے مقرر کیا جائے اور اس کو اس میں سے روزینہ دیں تو اس کو لینا نہیں چاہئے اور اگر وہ یہ کام کرے اور روزینہ دوسری مد میں سے دیا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (بحرالرائق ۲/۲۵۹)

مسئلہ:...... اگر عامل کے پاس مال ہلاک ہو جائے تو مال والوں کے ذمہ سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ عامل کا قبضہ بمنزل امام کے قبضہ کے ہے اور وہ فقراء کی طرف سے ان کا نائب (یعنی ولی) ہے۔ (بحوالہ بالا) مگر اس صورت میں عامل کی اجرت بوجہ مال کے ہلاک ہونے کے باطل ہو جائے گی اور اس کو بیت المال سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔ (بحوالہ بالا)

چوتھا مصرف مصارف زکوٰۃ میں سے ''مؤلفۃ القلوب'' ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی دل جوئی کے لئے ان کو صدقات دیئے جاتے تھے۔ تحقیقی اور صحیح بات یہ ہے کہ غیر مسلموں کو صدقات وغیرہ سے کسی وقت کسی زمانہ میں حصہ نہیں دیا گیا اور نہ وہ مؤلفۃ القلوب میں داخل ہیں۔ جن کا ذکر مصارف صدقات میں آیا ہے۔ امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں ان سب کو شمار کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ مؤلفۃ القلوب سب کے سب مسلمان ہی تھے۔ ان میں کوئی کافر شامل نہیں تھا۔ اسی طرح تفسیر مظہری میں ہے کہ یہ بات کسی روایت سے ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کافر کو مال زکوٰۃ میں سے اس کی دل جوئی کے لئے حصہ دیا ہو اور بعض روایات حدیث سے غیر مسلموں کو کچھ عطیات دینا ثابت ہے۔ جیسے صفوان ابن امیہ کو کافر ہونے کے زمانہ میں کچھ عطیات دیئے۔ وہ بیت المال کے خمس میں سے دیئے گئے تھے۔ اس تحقیقی بات سے ثابت ہوا کہ مؤلفۃ القلوب صرف مسلمان تھے۔ غیر مسلم نہیں تھے اور ان میں جو فقراء ہیں ان کا حصہ اب بھی باقی ہونے پر پوری امت کا اتفاق ہے۔ (ماخوذ از معارف القرآن ۴/۴۰۴)

پانچواں مصرف ''فی الرقاب'' کے لفظ سے ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ غلام ہیں جن کے آقاؤں نے مال کی کسی مقدار معین کے بدلے آزاد کرنے کو کہا ہو جس کو مکاتب بنانا کہتے ہیں۔ آیت مذکور میں رقاب سے مراد یہ ہے کہ اس غلام کو رقم زکوٰۃ میں سے حصہ دے کر اس کی گلوخاصی میں امداد کی جائے۔ (معارف القرآن بتغیر ج ۴)

چھٹا مصرف ''الغارمین'' بتلایا گیا ہے۔ غارم کے معنی قرض دار کے ہیں۔ یہ بھی زکوٰۃ کا مصرف ہے۔ جب کہ اس کے پاس ادائے قرض کے لئے مال نہ ہو اور یہ ہاشمی بھی نہ ہو۔ (شامی)

ساتواں مصرف ''فی سبیل اللہ'' ہے۔ فی سبیل اللہ سے مراد غازی اور مجاہد ہے جس کے پاس اسلحہ اور جنگ کا ضروری سامان خریدنے کے لئے مال نہ ہو یا وہ شخص جس کے ذمہ حج فرض ہو چکا ہو مگر اس کے پاس اب مال

ندرہا ہو۔ اسی طرح حضرات فقہاء نے طالب علموں کو بھی اس میں شامل کیا ہے کہ وہ بھی ایک عبادت کی ادائیگی کے لئے لیتے ہیں۔ فی سبیل اللہ کی جو تفسیریں مذکور ہیں سب میں فقیر و حاجتمندی کی شرط ملحوظ ہے۔ غنی صاحب نصاب کا اس میں بھی حصہ نہیں۔ بجز اس کے کہ اس کا موجودہ مال اس ضرورت کو پورا نہ کرسکتا ہو جو جہاد یا حج کے لئے درپیش ہے۔ (معارف القرآن بتغیر ج۴)

آٹھواں مصرف ''ابن السبیل'' ہے۔ سبیل کے معنی راستہ کے ہیں اور عربی محاورات میں ابن اور اب اور اخ کے الفاظ ان چیزوں کے لئے بولے جاتے ہیں جن کا گہرا تعلق کسی سے ہو۔ اسی محاورہ کے مطابق ابن السبیل راگیر و مسافر کو کہا جاتا ہے اور مصارف زکوٰۃ میں اس سے مراد وہ مسافر ہے جس کے پاس سفر میں بقدر ضرورت مال نہ ہو۔ اگرچہ اس کے وطن میں اس کے پاس اتنا ہی مال ہو۔ ایسے مسافر کو مال زکوٰۃ دیا جاسکتا ہے۔ (معارف القران بتغیر ج۴)

مسئلہ:...... فقیر مسافر کو زکوٰۃ کے مال سے اپنی حاجت کی مقدار لینا حلال ہے اور حاجت سے زیادہ لینا حلال نہیں۔ یعنی جس قدر اس کے گمان غالب میں آئے کہ یہ بقدر حاجت ہے۔ اس قدر لے۔ اس سے زیادہ نہ لے۔ بخلاف محض فقیر کے کہ اس کو حاجت سے زیادہ لینا بھی درست ہے۔ (شامی)

مسئلہ:...... ابن السبیل کے حکم میں وہ شخص بھی شامل ہے جو اپنے شہر میں اپنے مال سے جدا ہو اور صدقہ لئے بغیر اس پر قادر نہ ہو۔ کیونکہ وہ سردست فقیر ہے۔ اگرچہ ظاہراً غنی ہے۔ (شامی)

مسئلہ:...... اوپر جن آٹھ مصارف کا بیان ہوا ہے یہ سب زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے مصرف ہیں۔ مالک کو اختیار ہے کہ ان میں سے ہر قسم کے آدمی کو تھوڑا تھوڑا دے یا ایک ہی قسم کے آدمی کو سب زکوٰۃ دے اور اس کو یہ بھی اختیار ہے کہ ایک شخص کو دے دے۔ اگرچہ دوسری اقسام کے لوگ بھی موجود ہیں۔

مسئلہ:...... زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے یہ شرط ہے کہ تملیک کے طور پر مال دیا جائے۔ اباحت کے طور پر نہ ہو۔ اباحت اور تملیک میں فرق یہ ہے کہ اباحت سے اس چیز کا صرف کام میں لانا مباح ہے۔ یہ نہیں کہ اس میں جو تصرف چاہے کرسکے اور تملیک سے سب طرح کے تصرف کا اختیار ہوتا ہے۔

مسئلہ:...... زکوٰۃ کے مال میں سے مسجد بنانا' پل بنانا' پانی کی سبیل بنانا' راستے بنانا' نہر کھودنا' خانقاہ' ہسپتال' مدارس کی تعمیر' اشتہار اور پوسٹر وغیرہ۔ غرضیکہ ایسی جگہوں میں خرچ کرنا جن میں مالک نہیں بنایا جاتا۔ جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مال زکوٰۃ سے میت کو کفن دینا بھی جائز نہیں۔ کیونکہ میت میں تملیک کی شرط نہیں پائی جاتی۔ اس لئے کہ کفن تبرع کرنے والے کی ملکیت رہتا ہے کہ وہ مالک بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اسی طرح زکوٰۃ کے مال سے میت کا قرض ادا کرنا بھی جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی زندہ فقیر کا قرض اس کے حکم سے ادا کیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر بغیر حکم کے ادا کیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور قرض ساقط ہو جائے گا۔ (شامی ج۲)

مسئلہ:...... زکوٰۃ وعشر بلا معاوضہ دیا جائے۔ کسی خدمت اذان' امامت' تعلیم یا کسی کام کی تنخواہ میں نہ ہو۔

مسئلہ:...... عشر و زکوٰۃ میں مال ادا کیا جائے۔ نوٹ' چیک' ڈرافٹ' کوئی ٹکٹ' باؤنڈ وغیرہ نہ دیا جائے۔

کیونکہ یہ مال نہیں ہیں۔ ان کے دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ البتہ جب ان کی کوئی جنس وغیرہ خرید کر قبضہ کرلیا گیا تو عشر وزکوٰۃ ادا ہو جائیں گے اور اگر وہ گم ہو گیا یا قرض میں یا کرایہ میں یا فیس میں دے دیا تو زکوٰۃ وعشر ادا نہ ہوں گے۔

مسئلہ:...... اگر ہسپتالوں میں حاجت مند غریبوں کو مالکانہ حیثیت سے دوا دے دی جائے۔ اس کی قیمت رقم زکوٰۃ میں محسوب ہو سکتی ہے۔ (از معارف القرآن ج ۴)

اسی طرح تعلیم گاہوں میں مستحق زکوٰۃ کو کھانا' کپڑا وغیرہ مالکانہ حیثیت سے دینے کا حکم ہے۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ:...... عشر وزکوٰۃ میں جو حصہ ادا کرنا واجب ہوتا ہے اگر بجائے اس جنس کے اس کی قیمت دے دی جائے تو بھی جائز ہے۔ (شامی ۲/۲۹)

مسئلہ:...... جس شخص پر زمین کی پیداوار کا عشر واجب ہو وہ عشر بھی ادا کرے گا اور اگر صاحب نصاب نہ ہو تو اس کو دوسرے شخص کا عشر لینا بھی درست ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رشیدیہ)

جن لوگوں کو زکوٰۃ وعشر دینا جائز نہیں ہے

مسئلہ:...... عشر وزکوٰۃ ذمی کو دینا جائز نہیں۔

مسئلہ:...... مال دار یا نصاب کا مالک ہو۔ یعنی جس کے پاس روزمرہ کی ضروریات سے بچ کر کسی قسم کا مال بھی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت یا زیادہ کا ہو اس کو زکوٰۃ وعشر دینا جائز نہیں۔

مسئلہ:...... اپنی اصل یعنی ماں یا باپ اور ان سے اوپر کے دادا' دادی' نانا' نانی وغیرہ کو اور اپنی نسل یعنی بیٹا' بیٹی اور ان سے نیچے کے لوگ پوتا' پوتی' نواسہ' نواسی وغیرہ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (شامی ۲/۸۶)

مسئلہ:...... اولاد خواہ نکاح سے ہو یا بغیر نکاح۔ سب کو یہ حکم شامل ہے اور اسی حکم میں وہ بھی شامل ہیں جن کے نسب کا لعان کے ساتھ انکار کیا گیا ہو۔ (شامی)

مسئلہ:...... خاوند کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے خاوند کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (شامی)

مسئلہ:...... جس عورت کو طلاق دے دی ہو اور وہ ابھی عدت میں ہو۔ اگرچہ تین طلاق کی عدت ہو۔ اس کو بھی زکوٰۃ دینا امام صاحبؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ (شامی ۲/۸۷)

مسئلہ:...... زکوٰۃ وعشر کا مال بنی ہاشم کو دینا جائز نہیں۔ بنی ہاشم سے مراد حضرت علیؓ... حضرت عباسؓ... حضرت عقیلؓ... اور حضرت حارثؓ بن عبدالمطلب کی اولاد ہے۔ (شامی ۲/۸۱)

مسئلہ:...... اصول وفروع اور زوجین کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں مثلاً بھائیوں' بہنوں' چچاؤں' چچیوں' خالاؤں' پھوپھیوں' ماموؤں کو جبکہ وہ حاجت مند ہوں دینا جائز۔ بلکہ اولیٰ ہے۔ اس لئے کہ اس میں صدقہ کے ساتھ صلہ رحمی بھی ہے۔ (شامی ۲/۸۱)

سید احمد حسین زید

پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا جواز!

بیرسٹر ظہور بٹ صاحب سطحیت کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں۔ آپ کے توسط سے بصد احترام ان کے مراسلہ شائع شدہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 5 مارچ 2005ء سے متعلق کچھ گزارشات عرض ہیں۔ تاکہ ان کی طرح دوسرے احباب کی بھی غلط فہمی دور ہو جائے جو کہ اس معاملہ کی حقیقت کو بین الاقوامی تناظر میں دیکھتے ہیں اور پھر الجھاؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

گزارش ہے کہ پاکستان دنیا کی واحد نظریاتی ریاست ہے جو مخصوص پس منظر کے ساتھ 14 اگست 1947ء کو معرض وجود میں آئی۔ یہ ریاست جس نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوئی ہے اس سے جب بھی انحراف کیا گیا ہے اس کی وحدت و یگانگت دولخت ہو کر رہ گئی ہے۔ سقوط ڈھاکہ کے دیگر عوامل میں سب سے بنیادی عامل اسی نظریہ سے انحراف تھا۔ جب نظریاتی زنجیر ٹوٹی تو تاریخ عالم نے بدترین شکست کا عبرتناک منظر دیکھا۔ 1974ء میں بھی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت کی دہشت گردی پر مسلمانان پاکستان نے ایک عظیم الشان تحریک چلائی۔ تحریک ختم نبوت 1974ء کے نتیجہ میں 7 ستمبر 1974ء کو لاہوری اور قادیانی دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ قادیانی غیر مسلم اقلیت کا معاملہ دیگر غیر مسلم اقلیتوں سے سراسر مختلف ہے۔ دیگر اقلیتوں کی جداگانہ شناخت اور پہچان ہے۔ اس نوعیت کا معاملہ دنیا کے کسی ملک کو درپیش نہیں ہے۔ قادیانی اقلیت نے اس آئینی فیصلہ کو نہ صرف تسلیم نہیں کیا بلکہ وہ خود کو مسلمان کہلوانے پر مصر ہیں۔ ان کے نام مسلمانوں جیسے' ان کی عبادات و اعمال کے انداز مسلمانوں جیسے اور وہ دنیا کو اور خود کو مسلمان کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں۔ مسلمانوں اور غیر مسلم قادیانیوں میں تمیز کرنا نہایت مشکل اور محال ہے۔ اس تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ شناختی کارڈ فارم' ووٹر فارم اور دیگر دستاویزات بلکہ صدر اور وزیراعظم سمیت تمام کلیدی عہدوں پر فائز اہم ارکان حکومت پر لازم ہے کہ وہ ختم نبوت پر ایمان کا اور قادیانی و لاہوری گروہ سے بریت کا اعلان کریں۔ سعودی عرب سمیت متعدد مسلمان ممالک نے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے داخلوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ خود تو آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کبھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نہ جا سکا۔ جبکہ اس کے پاس وسائل بھی تھے اور اس وقت کی حکومت اس کی مکمل سرپرستی اور حفاظت کر رہی تھی۔ لیکن اس کے پیروکار ارتداد پھیلانے کے لئے عرب ممالک بالخصوص حرمین شریفین جانے کے لئے بے چین ہیں۔ قادیانیوں کی یہ بے چینی صرف اور صرف یہودی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے ہے۔ عام پاکستانی کیا خاص پاکستانی بھی اسرائیل جانے کا تصور نہیں کر سکتا۔ جبکہ اسرائیل میں قادیانی مشن کے دفاتر

ہیں۔ قادیانیوں کو علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ انگریز گورنمنٹ سے کیا تھا اور انہیں غدار ملت کہا تھا۔ پاکستان کی مسلمان عوام' قومی اسمبلی' سپریم کورٹ' رابطہ عالم اسلامی' اسلامی سربراہی کانفرنس' سپریم کورٹ آف ساؤتھ افریقہ سمیت متعدد بین الاقوامی اسلامی تنظیموں اور ممالک نے انہیں غیر مسلم قرار دیا ہے۔

1984ء میں قادیانیوں کے خلاف امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کے بعد ہی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بڑھایا گیا تھا۔ اس کی ضرورت نہ تو یورپی ممالک کو ہے اور نہ ہی مڈل ایسٹ کو ہے۔ اس فتنہ کا مرکز چونکہ پاکستان میں ہے اس لئے اس کی ضرورت بھی یہیں سمجھی گئی۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اجراء کے بغیر بہت سے مرزائیوں کو سعودی عرب سے نکال دیا گیا تھا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ 1984ء میں دنیا کے کتنے ممالک کے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ تھا؟۔ اور پھر پاکستان کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کئے جانے کے بعد دنیا کے کتنے ممالک نے اس بنیاد پر اسے قبول کرنے سے انکار کیا تھا؟۔ اس کا جواب ایک ہی ہے کہ 1984ء میں بھی دنیا کے کسی ملک کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل نہ تھا اور نہ ہی 1984ء میں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کئے جانے پر کسی ملک نے پاکستانی پاسپورٹ مسترد کیا تھا۔ 1984ء سے لے کر مسلسل 2004ء تک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود رہا۔

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ 2004ء میں ایسا کیا ہوا کہ وزارت داخلہ نے کابینہ سے بالاتر رہتے ہوئے نئے پاسپورٹ میں سے مذہب کا خانہ نکال کر پوری قوم بلکہ ملت اسلامیہ کو اضطراب میں مبتلا کر دیا۔ آخر ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ ایک متفق علیہ معاملہ کو چھیڑا گیا؟۔ اس سوال کے جواب میں وہ تمام حقیقت پوشیدہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ محترم بیرسٹر ظہور بٹ صاحب! اگر اس سوال کے جواب پر تھوڑا سا بھی غور فرما لیتے تو یقیناً وہ یہ اعتراض نہ کرتے کہ جب دوسرے ممالک کے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ نہیں تو پاکستانی پاسپورٹ کے لئے واویلا کیوں ہو رہا ہے؟۔ مسئلہ پاکستانی مسلمانوں نے پیدا نہیں کیا۔ بلکہ یہ مسئلہ غیر مسلم مرزائی اقلیت اور برسراقتدار طبقہ میں شامل قادیانیت نوازوں کا پیدا کردہ ہے۔ جو کہ ملی ودینی غیرت اور وطنی حمیت کو چند مفادات کے عوض امریکہ کے پاس گروی رکھ چکے ہیں۔ یہ مسئلہ اتنا غیر اہم نہیں جتنا کہ بیرسٹر صاحب نے سمجھ لیا ہے۔ اس سے یہودی مفادات' امریکی استعماری مقاصد اور قادیانی دہشت گردانہ سوچ وعمل پر زد پڑتی ہے اور وہ اس زد کے اثرات وقوت کو خوب سمجھتے ہیں۔ اس لئے حکمران طبقہ پر پورا پورا دباؤ رکھا ہوا ہے۔ ذرا سوچئے تو صحیح کہ حکمران جماعت پاکستان مسلم لیگ (ق) کے صدر جناب چوہدری شجاعت حسین' مسلم لیگ کی عاملہ' وزیراعظم پاکستان جناب شوکت عزیز' وفاقی وزیر مذہبی امور جناب اعجاز الحق' وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات جناب شیخ رشید احمد کے دوٹوک اعلانات کے باوجود دسمبر 2004ء کے بعد یہ معاملہ اتنا کیوں لٹکا دیا گیا۔

محترم بیرسٹر صاحب! کی معلومات کے لئے ایک گزارش ہے کہ سعودی عرب کے شناختی کارڈ اور اقامہ کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل ہے۔ بلکہ اقامہ کا رنگ غیر مسلموں کے لئے جدا ہے۔ اس لئے انہیں پاسپورٹ میں

ایسا کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کردیا جائے تو اسے درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ چہ جائیکہ ہمارا وہ مطالبہ مان لیا جاتا ستم یہ ہوا کہ پاسپورٹ سے بھی مذہب کا خانہ ختم کردیا گیا۔ آپ خود انصاف کیجئے کہ ایسا کرنا درست ہے؟۔

یہ بین الاقوامی قانون ہے اور اقوام متحدہ نے بھی اسے چارٹر میں شامل کررکھا ہے کہ ہر فرد اور ہر ملک کو اس کے تشخص کی آزادی حاصل ہے۔ وہ اپنی پہچان کرواسکتا ہے۔ اس بحث سے ہٹ کر یہ منصب درست یا غلط صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف ایک ہی شخص ہے۔ اگر میں دعویٰ کروں کہ میں اصلی صدر پاکستان ہوں تو پھر تصور کیجئے کہ میرا حشر کیا ہوگا۔ کسی فرم کے نام کو استعمال کرنے پر جعل سازی کا مقدمہ ہوجاتا ہے اور سزا ہوتی ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت کا دور دور تک اسلام اور مسلمانوں سے کوئی واسطہ و تعلق نہیں ہے۔ مگر وہ ہماری پہچان' ہماری شناخت اور ہمارا ٹریڈ مارک چھین رہے ہیں اور ہمیں کہا جاتا ہے کہ تم چپ رہو۔ قادیانیوں کو اگر اتنا ہی شوق ہے تو وہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کی لاج رکھتے ہوئے خود کو مسلمانوں سے الگ کرلیں اور ''غلامی'' نام رکھ لیں۔ جیسا کہ بوہری یا آغا خانی ہیں۔ عیسائیوں کا کوئی طبقہ دوسرے طبقہ کو اپنی شناخت دینے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ انہیں تحفظ حاصل ہے۔ پھر پاکستانی مسلمانوں کے ساتھ یہ ظلم کیوں ہورہا ہے؟۔

جناب الحاج قاضی فیض احمد صاحب کو صدمات!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن محترم جناب الحاج قاضی فیض احمد صاحب کو گزشتہ چند ماہ میں پے درپے کئی صدمات سے دوچار ہونا پڑا۔ سب سے پہلے ان کی سب سے بڑی صاحبزادی کا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وصال ہوا۔ اس کے بعد کراچی میں آپ کے برادر اکبر کا وصال ہوا۔ اب گزشتہ دنوں ان کی اہلیہ محترمہ بھی آخرت کو سدھار گئیں۔ مرحومہ بہت ہی صالحہ عابدہ خاتون تھیں۔ زندگی بھر مہمانوں کی مثالی خدمات عبادت سمجھ کر کی۔ محترم جناب قاضی فیض احمد صاحب اور ان کے صاحبزادگان قاضی امتیاز احمد' قاضی انوار احمد' قاضی احسان احمد اور قاضی رضوان احمد کے لئے مرحومہ کا وصال بہت ہی صدمہ کا باعث ہے۔ حق تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل سے سرفراز فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک اس صدمہ میں پورے خاندان سے اظہار تعزیت و ہمدردی کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے خیر و برکت ان سب کو نصیب ہو۔ جماعتی رفقاء' مبلغین اور مجلس کے مدارس کے اساتذہ سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے اپنے پر ان کا حق سمجھ کر قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کا اہتمام کریں۔

جناب مظفر احمد مظفر قادیانی جماعت کے نامور شاعر تھے۔ حق تعالیٰ نے انہیں قبول اسلام کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ انہوں نے اشاعت کے لئے نظم بھجوائی ہے۔ بعد شکریہ ہدیہ قارئین ہے: ادارہ!

مرزا غلام احمد قادیانی کے روبرو

کبھی ہم تیری ہستی کو یوں تشت از بام نہ کرتے
اگر تم واقعی قصد توہین جام نہ کرتے

مگر افسوس چند سکوں کی خاطر اہل مغرب کے
دراز اپنی زبان تشنیع ودشنام نہ کرتے

تمہیں احساس ہی کب تھا زبوں حالی امت کا
کٹائے سر مگر بانگ فرنگی عام نہ کرتے

اگر تم چاہتے اسلام ہی کا بول بالا ہو
متاع دین وایماں کو کبھی نیلام نہ کرتے

اگر کچھ خوف ہوتا ہستی باری کا سینے میں
یوں اجرائے نبوت کا عقیدہ عام نہ کرتے

یہ کیا کم ہے کہ ہادیؐ کہہ گئے ہیں لا نبی بعدی
نذر تاویل کی قینچی کے یہ پیغام نہ کرتے

اگر دل میں لوائے عزم وہمت سربلند ہوتا
حمیت ایمانی لرزہ براندام نہ کرتے

تمہیں اپنی صفوں میں تھے غدار ملت ومذہب
وگرنہ یوں عدوتم کو صلائے عام نہ کرتے

اگر تم باامید ہوتے بہار جاودانی سے
خزاں کے واسطے تزئین بزم شام نہ کرتے

چمن میں گل چیں وبہر وپیوں خنجر بدستوں پر
کبھی سربستہ راز گلستاں کو عام نہ کرتے

خدا کو ایک سجدہ گر کیا ہوتا عقیدت کا
کبھی سجدے کو خوشامد کے یوں صد ہر گام نہ کرتے

نہ استدلال کرتے غیر کے ایماء پہ امت سے
جہاد فی سبیل اللہ کو حرام نہ کرتے

صاحبزادہ طارق محمود قسط نمبر 1

آنکھیں کھولیئے!

ہدایت کے متلاشی اور آخرت کے فکر مندوں کیلئے ایک دردمندانہ تحریر!

قادیانیوں' مرزائیوں کو جو اپنے آپ کو احمدی کہلواتے ہیں انہیں 1974ء کی قومی اسمبلی میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ ایک سو قرآنی آیات اور دو سو دس احادیث کے ذخیرہ کے علاوہ پوری امت کا ایمان اور عقیدہ ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص بھی دعویٰ نبوت کرے وہ اور اسے ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے مامور من اللہ' مجدد' مہدی' مثیل مسیح' مسیح موعود' عیسیٰ ابن مریم' ظلی نبی' بروزی نبی' تشریعی نبی' غیر تشریعی نبی' امتی نبی' لغوی و شرعی نبی کے علاوہ وحی الٰہی' الہامات' معجزات اور خدا تعالیٰ سے ہم کلامی کے دعوے کئے۔ اللہ تعالیٰ' جناب رسالت مآب ﷺ' اہل بیتؓ' صحابہ کرامؓ' ازواج مطہراتؓ' اولیاء اور بزرگان دین کی اہانت کا ارتکاب کیا۔ اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی قرار دیا۔ مخالفین کو جنگل کے سور اور ان کی عورتوں کو کتیا جیسے نازیبا کلمات سے مخاطب کیا۔

جناب حاجی فضل اللہ تورپشتی نے رسالہ معتمد فی المعتقد'' میں عقیدہ ختم نبوت اور اس کے انکار کے حوالہ سے چند جملوں میں پورے مسئلہ کا نچوڑ بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

''عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہو سکتا ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر یہ شخص آنحضرت ﷺ کی رسالت کا معترف ہوتا تو جن چیزوں کی آپ ﷺ نے خبر دی ان میں آپ ﷺ کو سچا سمجھتا۔''

ہرکار دو عالم ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کا اقرار کرنا درحقیقت آپ ﷺ کی نبوت و رسالت پر عدم اعتماد ہے۔ گویا ختم نبوت سے روگردانی کا مطلب جناب رسالت مآب ﷺ کی نبوت و رسالت اور آپ ﷺ کی تعلیمات وارشادات کا صریحاً انکار ہے۔ ایسا شخص مسلمان کہلوانے کا حق دار نہیں ہے اور نہ ہی امت محمدیہ سے اس کا کوئی تعلق باقی رہ جاتا ہے۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان اصل وجہ نزاع

قادیانیوں اور مسلمانوں کے مابین تنازعہ کی اصل بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات ہے۔ اگر مرزا قادیانی کی

ذات کو اس کے دعاوی سمیت درمیان سے نکال دیا جائے تو قادیانیوں اور مسلمانوں میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے سرور کائنات ﷺ کے بعد نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ اپنے آپ کو سچا نبی منوانے کے لئے نہ ماننے والوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ یہی وہ نکتہ ہے جسے سمجھنے کے بعد اصل صورت حال واضح ہو جاتی ہے۔ حکم قرآن اور ضابطہ ایمان کے مطابق سچے نبی کا ماننا ایمان اور اس کا انکار کفر ہے۔ قادیانی گروہ کے لوگ مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور اسے نہ ماننے والے غیر قادیانیوں (یعنی مسلمانوں) کو بے ایمان اور کافر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد کا تحریر کردہ حوالہ اس حقیقت حال کی وضاحت کے لئے کافی ہے:

"ہر ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل ص 110 صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز نمبر 3 جلد 14)

یہ حوالہ بول رہا ہے کہ قادیانی مرزا قادیانی کو موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور جناب رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کی طرح نبی مانتے ہیں۔ ورنہ مرزا قادیانی کو ان انبیاء کی صف میں شامل کر کے اس کے نہ ماننے والوں کے لئے کفر کا فتویٰ جاری نہ کیا جاتا۔ قادیانی کتب میں کہیں وضاحت نہیں کہ امتی نبی ظلی و بروزی نبی کا انکار کفر ہے۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی کو نہ ماننا کفر ہے۔ اس لئے کہ وہ مرزا قادیانی کو سچا نبی مانتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ ایک اور حوالہ پیش خدمت ہے جس میں مرزا قادیانی کا نبی ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضلیت کا دعویٰ موجود ہے:

"آپ پہلے اپنے آپ کو اس بنا پر کہ مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نبی ہے اور آپ (مرزا قادیانی) غیر نبی۔ مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) سے افضل نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی وحی میں بار بار آپ کا نام نبی رکھا گیا تو آپ نے اس عقیدہ میں تبدیلی کر لی اور اپنے آپ کو مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) سے افضل قرار دیا۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ اپنی نبوت کا اقرار کیا۔ کیونکہ غیر نبی، نبی سے افضل نہیں ہو سکتا۔"

(حقیقۃ النبوۃ ص 121 اکتوبر 1925ء حصہ اول مرزا بشیر الدین)

مرزا غلام احمد قادیانی کو امتی نبی یا ظلی بروزی نبی ماننے والوں کی غلط فہمی اس حوالے کے بعد دور ہو جانی چاہئے۔ اس حوالہ سے امتی نبی اور حقیقی نبی کا فرق بھی واضح ہو جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ غیر نبی، حقیقی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا۔ ایک حقیقی نبی دوسرے حقیقی نبی سے افضل ہو سکتا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ: "تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض۔"

ترجمہ:...... ’’ہم نے بعض رسولوں کو دوسرے رسولوں پر فضیلت (برتری) عطا فرمادی ۔‘‘

مرزا قادیانی! حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل ہونے کا جو دعویٰ کررہے ہیں تو اس سے ثابت کرنا مقصود ہے مرزا قادیانی حقیقی نبی تھا۔ اس بات کی تائید مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند مرزا بشیر الدین کے اس اعلان سے ہوتی ہے۔

’’پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس معنی کے مطابق حضرت صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔‘‘

(حقیقت النبوۃ ص174 از مرزا بشیر الدین محمود)

’’پس اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) قرآن کریم کے معنوں کی رو سے بھی نبی ہیں اور لغت کے معنوں سے بھی نبی ہیں۔‘‘

(حقیقت النبوۃ ص116 از مرزا بشیر الدین محمود)

مذکورہ بالا کتاب کا ایک اور حوالہ بھی قابل ذکر ہے کہ:

’بلحاظ نبوت ہم بھی مرزا قادیانی کو پہلے نبیوں کے مطابق مانتے ہیں۔‘‘

(حقیقت النبوۃ ص292 از مرزا بشیر الدین محمود)

حق کے متلاشی قادیانی بھائیو! ذرا غور کرو۔ قرآن مجید میں کہیں بھی امتی نبی، ظلی نبی اور بروزی نبی کا ذکر نہیں ملتا۔ لغت ظل و بروز کے معانی تو کرتی ہے۔ لیکن ظلی و بروزی نبی کی اصطلاح بتانے سے قاصر ہے۔ کیا پہلے گزرنے والے نبیوں میں امتی نبی، ظلی نبی اور بروزی نبی کی کوئی ایک مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ علامہ اقبالؒ کا قول سند کی حیثیت رکھتا ہے کہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں ظلی اور بروزی نبی کی اصطلاح کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ حقیقت النبوۃ (تصنیف کردہ مرزا بشیر الدین محمود) کے تینوں پیش کردہ حوالے مرزا غلام احمد قادیانی کے حقیقی نبی کا بین ثبوت ہیں۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کے بیٹے (مرزا بشیر الدین) نے قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کے بانی محمد علی کے جواب میں لکھی تھی۔ لاہوری مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مجدد مانتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا کتاب لکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ صرف حقیقی نبی قرار دیا گیا۔ بلکہ لاہوری گروپ کو مرتد قرار دیا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات کے حوالے سے یہ وہ مقام ہے جہاں حقیقی صورت حال واضح ہوجاتی ہے۔ لاہوری گروپ قادیانیوں کا ہی ایک فرقہ ہے اور وہ قادیانی مذہب سے جدا نہیں۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد ماننے کے جرم میں انہیں مرتد قرار دیا جاسکتا ہے تو اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کو کچھ بھی نہ ماننے والوں کے بارے میں قادیانی جماعت کا عقیدہ کیا ہوگا؟۔ اس کا جواب بھی قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا محمود کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

’’کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ

اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت ص35 از مرزا بشیر الدین محمود)

نبوت دو چیزوں سے عبارت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے سچے نبیوں کو وحی اور معجزات عطا فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:"قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی ۰ "ترجمہ:......"محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے میں تم جیسا انسان ہوں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔" بعثت کی صداقت کے لئے پیغمبروں کو معجزات عطا کئے جاتے تھے۔ باقی انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے معجزات عطا فرمائے تھے۔ اپنے محبوب ﷺ کو مجسم معجزہ بنایا تھا۔ ارشاد ربانی ہے کہ:" قد جاء کم برھان من ربکم ۰ "ترجمہ:......"میرا محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ربوبیت والوہیت کی دلیل بن کر آیا۔"

مرزا غلام احمد قادیانی بالفرض امتی نبی ہوتا یا سرکار دوعالم ﷺ کی نبوت ورسالت کا ظل ہوتا تو وحی ومعجزات کی ضرورت نہ تھی۔ اب جو حقیقی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو وحی اور معجزات بھی ضروری تھے۔ روحانی خزائن ج22 ص101 پر مرزا غلام احمد قادیانی نے جبرائیل علیہ السلام کی آمد کا دعویٰ کیا۔ مرزا قادیانی نے بتایا کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کا نام آئیل رکھا۔ اس لئے کہ وہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ اب ذرا مرزا قادیانی کی وحی کا مشاہدہ اور مطالعہ کیجئے:

> "مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔"
>
> (حقیقت الوحی ص211' خزائن ج22 ص220)
>
> "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن کریم پر۔" (اربعین نمبر4' ص19' خزائن ج17 ص454)

ان دو حوالوں کے بعد وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی کہ مرزا قادیانی کی وحی کس قسم کی تھی؟۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے یا قادیانی کتب میں کہیں بھی مرزا قادیانی کی وحی کو امتی وحی یا ظلی بروزی وحی نہیں کہا گیا۔ اصولاً چاہئے تھا کہ اگر نبوت ظلی بروزی تھی تو وحی بھی ظلی بروزی ہونی چاہئے تھی۔

اب قادیانی حضرات خود فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی امتی نبی یا ظلی بروزی نبی ٹھہرے تو اس کی وحی حقیقی نبیوں والی کیوں تھی؟۔ جیسا کہ پیش کردہ حوالوں میں مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے۔ سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی لانے کا فریضہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سرانجام دیا کرتے تھے۔ کوئی اور فرشتہ ثابت نہیں۔ مرزا قادیانی کیسا لاڈلا نبی تھا کہ اس کی کتابوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے علاوہ پانچ خود ساختہ فرشتوں کا ذکر ملتا ہے۔

نمبر1...... خیراتی۔ نمبر2...... شیر علی۔ نمبر3...... حفیظ۔ نمبر4...... مٹھن لال۔ نمبر5...... ٹیچی ٹیچی

وحی کے بارے میں مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ وہ بارش کی طرح نازل ہوتی تھی۔ مرزا قادیانی کے چچا نے ایک کتاب لکھی۔ وہ لکھتے ہیں کہ کثرت وحی کی وجہ سے ایک ہندو لڑکا شام لال بطور منشی ملازم رکھا گیا۔ تاکہ نازل ہونے والی وحی کی گنتی کی جاسکے۔ مرزا قادیانی کے چچا لکھتے ہیں کہ وہ ہندو لڑکا اتنا قابل تھا کہ اسے سو سے زیادہ گنتی نہیں آتی تھی۔

عقائد سے ہٹ کر مرزا قادیانی کی نبوت' وحی' الہامات اور معجزات کا سائنسی بنیادوں پر جائزہ لینا ضروری ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت' الہامات' وحی اور معجزات کے دعوؤں کو عقلی اور منطقی معیار پر پرکھ کر بھی قادیانی مذہب سے متعلق صحیح رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ اس طرح سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ انشاء اللہ!

مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کا دورانیہ کل 42 برس بنتا ہے۔ پہلی وحی مرزا قادیانی پر 1865ء میں آئی۔ 1901ء میں مرزا قادیانی نے باقاعدہ نبوت کا دعویٰ کیا اور 1908ء میں مرزا قادیانی فوت ہوگیا۔ گویا مرزا قادیانی کی وحی کے دو ادوار ہیں۔

نمبر1...... دعویٰ نبوت سے پہلے وحی کے 35 برس۔ نمبر2...... دعویٰ نبوت کے بعد وحی کے 7 برس۔

☆...... دعویٰ نبوت سے پہلے تصنیف شدہ کتب کی تعداد 48

☆...... اور دعویٰ نبوت کے بعد تصنیف شدہ کتب کی تعداد 24

☆...... مرزا قادیانی کے کل دعاوی کی تعداد 210 ہے

﴿مہدی موعود کے علمی خزانے حصہ دوم کے عنوان سے قیوم شاہد کی مرتب کردہ کتاب میں صفحہ نمبر 6 پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف کی فہرست میں 98 کتابوں کے نام درج کیے گئے ہیں۔ جبکہ صفحہ نمبر 4 پر پہلی جلد میں 46 کتب اور دوسری جلد میں 45 کتب بتائی گئی ہیں۔ اس طرح مرزا قادیانی کی لکھی ہوئی کتابوں کی تعداد 91 بنتی ہے۔﴾

یہ امر غور طلب ہے کہ 1901ء سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کے وہی عقائد تھے جو ایک عام مسلمان کے ہوتے ہیں۔ قادیانی حضرات اس سے انکار نہ کر سکیں گے۔

1...... ''مرزا غلام احمد قادیانی عقیدہ ختم نبوت کا قائل تھا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی پرانا یا نیا نبی نہیں آسکتا۔ آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(آسمانی فیصلہ ص3 خزائن ج4 ص313)

2...... وحی کا نزول ختم ہوگیا۔ آپ ﷺ کے بعد نزول وحی کا دعویٰ کرنے والا کافر اور کاذب ہے۔'' (ملخص مجموعہ اشتہارات ج1 ص230)

1901ء کے بعد مرزا قادیانی کے عقائد بدل گئے۔ بلکہ یکسر متضاد عقائد ہوگئے۔ یہ وہ دوسرا مقام ہے

جہاں غیر جانبدارانہ طور پر مرزا قادیانی کے بارے میں باآسانی رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ نظریات بدل سکتے ہیں۔ جغرافیہ بدل سکتا ہے، لیکن عقائد نہیں بدلا کرتے۔ کیونکہ وہ منجانب اللہ ہوتے ہیں اور حتمی ہوتے ہیں۔ کسی شخص کا ایمان ہو کہ اللہ ہے اور کل کہے کہ اللہ نہیں۔ (العیاذ باللہ) یا فرض محال پہلے عقیدہ ہو کہ اللہ ایک ہے اور پھر کچھ سالوں کے بعد کہے کہ نہیں اللہ دو ہیں۔

عقائد اس وقت تبدیل کیے جاتے ہیں جب پہلے عقائد سے انحراف کیا جائے۔ عقائد کی تبدیلی یا عقائد سے انحراف کفر ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں مرزا قادیانی کا کفر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے۔ آنکھیں بند کر لینے سے رات نہیں آیا کرتی۔ مرزا قادیانی نے اپنے کفر پر خود مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

پہلے نبوت ختم ...... اب جاری۔ پہلے وحی کا نزول ختم ...... اب وحی جاری۔ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حیات ...... اب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ مرزا قادیانی کی وحی کا پہلا دور 35 برس جبکہ دوسرا دور 7 برس کا ہے۔ مجموعی طور پر 42 برس وحی نازل ہوتی رہی۔ نبوت سے پہلے بھی 35 برس مسلسل وحی آتی رہی۔ جبرائیل علیہ السلام سمیت پانچ فرشتے مرزا قادیانی تک وحی پہنچاتے رہے۔ مرزا قادیانی نے کسی فرشتہ کو خائن یا بددیانت نہیں پایا اور نہ ہی اس بات کا کہیں ذکر کیا ہے۔ وحی راستہ میں کہیں گم بھی نہیں ہوئی اور نہ تبدیل ہوئی۔ لیکن مرزا قادیانی کے عقائد تبدیل ہو گئے۔ اس طرح کیوں ہوا۔ اس کا جواب مرزا قادیانی کی زبان سے ہی بہتر ہوگا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔" (حقیقۃ النبوۃ ص 121 از مرزا بشیر الدین محمود)

قادیانی جماعت کے لئے چیلنج

قادیانی جماعت کے لئے چیلنج ہے کہ کیا وہ مرزا قادیانی کی کوئی بھی ایسی وحی پیش کر سکتے ہیں جس میں پہلے عقائد سے انحراف کر کے دوسرے متضاد عقائد اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔ یا کوئی ایسی کوئی ایک وحی پیش کر سکتے ہیں جس میں پہلے عقائد کو منسوخ کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔ عقائد کی تبدیلی کے لئے آخر کسی الہامی سند کی ضرورت تھی یا نہیں۔ محض کثرت وحی کی بنیاد پر عقائد کی تبدیلی عقلی اور منطقی طور پر ناقابل فہم ہے۔ اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ اگر وحی سابقہ معمول سے آتی رہتی تو عقائد تبدیل نہ ہوتے۔

وہ قادیانی بھائی جو واقعتاً ہدایت کے متلاشی ہیں اور وہ جنہیں اپنی آخرت کی فکر ہے۔ انہیں فیصلہ کن مرحلہ تک پہنچنے میں تھوڑا سا غور و فکر کرنا پڑے گا۔ اب جو حقیقت حال کا آئینہ میں دکھانا چاہتا ہوں قادیانی حضرات اس پر غور فرمائیں۔ (جاری ہے!)

احمد خان

مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان چندے پر پل رہا ہے!

نومسلم قادیانی جناب عبدالکریم انور قریشی سے انٹرویو!

عبدالکریم انور قریشی پیدائشی قادیانی ہیں۔ ان دنوں جرمنی میں مقیم ہیں اور گزشتہ 21 سال سے جرمنی میں اہم قادیانی شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ مرزا طاہر کے قریبی دوستوں میں سے ہیں۔ آپ کے نانا محمد یامین تاجران کتب قادیان کے مالک تھے۔ عبدالکریم انور قریشی نے گزشتہ ہفتہ اسلام قبول کیا اور قادیانیت سے تائب ہو کر یہ ثابت کر دیا کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے کہ جو تمام ادیان میں سب پر حاوی ہے۔ 60 سالہ عبدالکریم انور نے اسلام قبول کرتے ہوئے قادیانیت کے بے بنیاد اور من گھڑت عقائد کا پردہ ایسے حالات میں چاک کیا ہے کہ ہزاروں قادیانی ان عقائد کے سبب کشمکش میں مبتلا ہیں۔ معاصر ہفت روزہ تکبیر کی ان سے ہونے والی گفتگو پیش خدمت ہے۔ قارئین کے لئے اس گفتگو کا احوال سوالاً جواباً حاضر خدمت ہے:

تکبیر: قریشی صاحب سب سے پہلے تو اپنے حالات زندگی کے حوالے سے قارئین کو کچھ بتائیں؟۔

عبدالکریم انور: میرا پورا نام عبدالکریم قریشی ہے۔ والد کا نام قریشی عبدالوحید ہے۔ ہم گورداسپور میں رہتے تھے۔ وہیں میری پیدائش ہوئی۔ وہیں تعلیم حاصل کی۔ 29 جولائی 1945ء میں قادیانی گھرانے میں پیدا ہوا۔ بنیادی تعلیم بھی اسی حوالے سے حاصل کی۔ آپ جانتے ہیں کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ہی واقع ہے۔ وہاں قادیانی بہت کثیر تعداد میں تھے۔ اسی لئے ماحول بھی کچھ ایسا تھا کہ قادیانیت سے ہی رغبت رہی۔

تکبیر: آپ کا گھرانہ قادیانیت کی تبلیغ کے حوالے سے اور قادیانی عقائد کی اشاعت کے حوالے سے بڑا اہم رہا ہے۔ اس حوالے سے کچھ بتائیں گے؟۔

عبدالکریم انور: جی بالکل۔ اصل میں سب سے پہلے میرے نانا سلطان احمد قریشی نے قادیانیت قبول کی تھی۔ گو کہ یہ بہت پرانی بات ہے تو اب گویا کوئی ایک صدی پرانی بات ہے۔ مگر جب انہوں نے قادیانیت قبول کی تو ہمارے بڑے بوڑھے بتاتے ہیں کہ تمام اہل خانہ نے ان سے قطع تعلق کر لیا اور ایک طرح کا سوشل بائیکاٹ ہو گیا۔ قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کے حوالے سے جہاں تک آپ نے پوچھا تو اس حوالے سے صحیح صورت حال یہ ہے کہ

میرے نانا محمد یامین کو ساری دنیا ''تاجران کتب قادیان'' کے حوالے سے جانتی ہے۔ قادیانیت کی اشاعت اور ان کے مواد کی طباعت' اشاعت وترسیل کے حوالے سے انہوں نے باقاعدہ ادارہ قائم کیا اور اس حوالے سے یہ کہنا درست ہے کہ ہمارا گھرانہ بہت مشہور ہوا۔ کیونکہ قادیانیت سے متعلق سارا لٹریچر' کتابیں اور رسالے ہم ہی چھاپتے تھے تو اس لئے ہم اس حوالے سے مشہور ہوگئے۔

تکبیر: قریشی صاحب خیر سے آپ کی عمر 60 سال کے لگ بھگ ہے۔ ایک طویل عرصہ آپ قادیانیت میں رہے۔ آپ نے قادیانیت کا بڑا گہرا مطالعہ کیا ہوگا۔ قادیانیت کو آپ نے کیسا پایا؟۔

عبدالکریم انور: الحمدللہ! اللہ عزوجل نے مجھے عمر کے بڑے حصہ کے گزرنے کے بعد ہی مگر اسلام کی ابدی نعمت سے سرفراز کیا۔ مجھے اس پر فخر ہے اور میں آپ کے توسط سے تمام بھائیوں سے اپیل کروں گا کہ وہ میرے لئے دین پر استقامت اور مغفرت کی دعا کریں اور یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیکی پر قائم رہنے' بھلائی کی طرف بلانے اور برائی سے روکنے والا بنائے۔ آپ نے قادیانیت کے حوالے سے پوچھا تو یہاں یہ میں بتاتا چلوں کہ میں نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہ ایک ایسا گھرانہ تھا جہاں کتابیں اور قادیانی مواد بکثرت موجود تھا۔ میں چونکہ پیدائشی قادیانی تھا تو ظاہری سی بات تھی کہ تعلیم کے تمام مدارج بھی اسی ماحول میں طے ہوئے۔ میں نے قادیانیت سے متعلق بے شمار کتابیں پڑھیں۔ بے شمار محافل میں گیا۔ بلکہ آپ یہ کہیں کہ عمر کا اتنا بڑا حصہ ان لوگوں میں اس ماحول میں گزارا ہے کہ میں قادیانی جماعت اور اس کے تمام امور سے واقف رہا ہوں۔ مگر سچ بات یہی ہے کہ مجھے آہستہ آہستہ اندازہ ہوتا گیا کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا تو اندازہ ہوا کہ یہ ساری دال ہی کالی ہے۔ باہر سے ایک غلاف ہے جو چڑھا رکھا ہے۔ مگر درحقیقت سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام سے کاٹ کر ایک ایسے مذہب کی طرف لانے کی کوشش کی گئی ہے کہ جس کا واحد مقصد اسلام کو نقصان پہنچانا ہے۔

تکبیر: آپ نے قادیانی کتابوں وعقائد کا مطالعہ کیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ مہدیت ومسیحیت کیا۔ اس تناظر میں آپ نے ان کے عقائد ونظریات کو کس طرح پایا؟۔

عبدالکریم انور: جی میں نے اس حوالے سے مرزا غلام احمد قادیانی کا سارا تحریر کردہ اور بعد ازاں لکھا جانے والا سارا تحریری مواد پڑھا۔ ابتداء میں تو یہی بات ہے کہ خود میری آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ مجھے خود اس میں کوئی غلط وقابل اعتراض بات نہیں لگی۔ مگر جب اللہ عزوجل نے راست دکھائی تو اندازہ ہونے لگا کہ جو کچھ لکھا جارہا ہے یا جو کچھ بیان ہورہا ہے وہ درست نہیں ہے تو میں نے دوبارہ سنجیدگی سے تمام کتابوں کو پڑھنا شروع کیا جو ذہن میں سوالات اٹھتے انہیں حل کرنے کے لئے قادیانیوں کے تمام اہم افراد حتیٰ کہ قادیانی قیادت تک سے بالمشافہ ملاقاتیں کیں۔ لیکن یہ بات اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر کرنا شروع کردی کہ یہ تمام دعویٰ وعقائد جھوٹ اور بے بنیاد تھے اور ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں آج اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قادیانیت کفر زندقہ ہے۔ اس کے جھوٹے ہونے کے لئے ان کی اپنی تحریریں کافی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی پوری ایمانداری سے

ان کی کتابیں پڑھے تو خود اس میں اتنا تضاد ہے کہ مزید کسی تبصرہ کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ مگر اس کے لئے تعصب کی عینک اتار کر پوری دیانت داری سے مطالعہ ضروری ہے۔

تکبیر: قریشی صاحب! آپ نے اہم بات کی ہے۔ آپ کے مطالعہ میں بے شمار کتابیں رہی ہیں۔ اگر آپ سے آپ کے اس دعویٰ کے کہ قادیانی سربراہوں کی اپنی تحریریں ان کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہیں۔ اس حوالے سے آپ کے پاس کیا دلیل ہے۔ کیونکہ قارئین یہ جاننا چاہیں گے کہ آپ نے ایک طویل عمر کا حصہ گزارنے کے بعد ایسا کون سا جھوٹ پکڑا جو آپ کے اس دعویٰ کی دلیل بن سکے؟۔

عبدالکریم انور: جی یقیناً میں جو کچھ کہہ رہا ہوں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ رہی بات میرے اس دعویٰ پر دلیل کی تو میں آپ کو دو ایسی مثالیں دے رہا ہوں کہ اس بنیاد پر میں پوری قادیانیت کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میری ان دی ہوئی دلیلوں کو غلط ثابت کر دیں تو جو سزا ہو میں اسے بھگتنے کو تیار ہوں۔ سارا عالم اسلام جانتا ہے کہ مرزا قادیانی کے عقائد کے حوالے سے مسلمان علماء کے درمیان کئی مناظرہ ومباحثہ ہوئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 578 پر ایک اشتہار شائع کیا۔ اس اشتہار میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ سے ایک دعا کی۔ یہ دعا کیا تھی۔ قبل اس کے کہ میں اس پر کوئی بات کہوں یہ بات قارئین کے لئے دلچسپی کا سبب ہوگی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب اپنے عقائد کا اعلان کیا تو اس حوالے سے ایک تاریخی بحث ومناظرہ ہوا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نامی ایک بڑے بزرگ نے اس سلسلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بیخ کنی کی۔ چنانچہ جب بات کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی تو زچ ہو کر آخری فیصلہ کے عنوان سے ایک مواد شائع ہوا۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے تابڑتوڑ حملوں سے گھبرا کر اور اپنی رہی سہی ساکھ وعقائد کے تحفظ اور انہیں درست قرار دینے کے لئے ایک دعا کی۔ وہ دعا یہ تھی۔ وہ (مرزا قادیانی) کہتا ہے کہ: ’’اگر میں ایسا ہی کذاب مفتری ہوں جیسا کہ آپ مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا جیسے طاعون اور ہیضہ جیسی بیماریوں سے۔‘‘ اس کے بعد اس (مرزا قادیانی) نے یہ دعا کی کہ: ’’اگر مسیح موعود کا دعویٰ میرے نفس کی اختراع ہے اور میں تیری نظر میں کذاب ہوں تو اے میرے پیارے مالک تو مولانا ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔‘‘ اب آئیں تاریخی حقیقت کی طرف کہ اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ عزوجل نے کذاب ثابت کر دیا اور یہ الزام نہیں ہے۔ ساری دنیا نے دیکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہیضہ جیسی وبائی بیماری میں مبتلا ہوا اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی حیات ہی میں اس کا انتقال ہو گیا اور اس کی بڑی عبرتناک موت ہوئی۔ جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے 41 سال بعد 1948ء میں فوت ہوئے۔ اسی حوالے سے قادیانی عوام ڈاکٹر عبدالحکیم خان سے واقف ہیں۔ وہ مرزا قادیانی کے بہت قریب تھے۔ 20 سال تک وہ مرزا قادیانی کے مرید خاص رہے۔ مگر جب ان پر مرزا غلام احمد قادیانی کی اصلیت کھلی تو انہوں نے قادیانیت سے توبہ کر لی اور انہوں نے مرزائی عقائد کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور خوب رسالے اور کتابیں لکھیں۔ بحث جب بڑھی تو ڈاکٹر صاحب نے اپنے علم کی بنیاد پر پیش گوئی کہ مرزا

غلام احمد قادیانی 4 اگست 1908ء تک عبرتناک موت کا شکار ہوگا۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس پیش گوئی کے جواب میں دعویٰ کیا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خود عذاب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوگا اور میں ڈاکٹر عبدالحکیم کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی اور مرزا قادیانی 4 اگست 1908ء سے پہلے 26 مئی 1908ء کو عبرتناک موت کا شکار ہوا۔ جبکہ ڈاکٹر عبدالحکیم 1919ء میں یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے مرنے کے 11 سال بعد انتقال کر گئے۔ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی اس سے بڑی دلیل کوئی ثابت کر دے۔ مرزا قادیانی کو کسی انسان نے نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے کذاب ثابت کر دیا۔

تکبیر: قریشی صاحب! کہا جاتا ہے کہ قادیانی جماعت پر خاندان مرزا غلام احمد قادیانی کی اجارہ داری رہی ہے اور اسی نوعیت کے الزامات بھی عائد کئے جاتے ہیں۔ آپ نے بہت قریب سے ان معاملات کو دیکھا ہے۔ آپ بتائیں کہ صحیح بات کیا ہے؟۔

عبدالکریم انور: مرزا غلام احمد قادیانی کی تنظیم اس کے کردار اور ساکھ کو جس طرح میں نے دیکھا اور پایا اس حوالے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے سارا گورکھ دھندا مال بٹورنے اور اپنی دوکانداری چمکانے کے لئے کیا۔ آج بھی مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان چندوں پر چل رہا ہے۔ انہیں دنیا بھر کے قادیانی چندہ دیتے ہیں جن سے ان کی عیاشیاں جاری ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بیٹا مرزا محمود تھا جو 52 سال تک قادیانی جماعت کے تخت خلافت پر قائم رہا۔ اس کو قادیانی افراد ''برا انسان'' کے نام سے یاد رکھتے ہیں۔ اپنی خلافت میں اس شخص نے قادیانیوں کی جس طرح تذلیل کی جس طرح گھٹیا حرکتیں کیں۔ وہ اشاعت کے قابل نہیں ہیں۔ قادیانی جماعت کے لوگ آج بھی اس کے عہد سے خوف کھاتے ہیں۔ اس نے وہ حرکتیں کیں کہ فرعونوں نے بھی نہ کی ہوں گی۔

تکبیر: اس کا انجام کیا ہوا؟۔

عبدالکریم انور: جی یہ بڑی عبرتناک بات ہے اور میں محض زبانی یہ غلط جھوٹا پروپیگنڈہ نہیں کر رہا۔ قادیانی کتابوں میں یہ واقعات پوری صحت کے ساتھ موجود ہیں۔ آخری عمر میں اس کو ایسی بیماریاں لاحق ہوئیں کہ وہ تڑپتا رہا۔ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کا شکار ہوا۔ قادیانی کتابوں میں مرزا محمود کی موت کے احوال کے حوالے سے لکھا ہے کہ مرنے کے بعد اس کی نعش کی یہ حالت تھی کہ اسے سیدھا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کی نعش کو سیدھا کرنے کے لئے ہزار ہا جتن ہوئے۔ مگر کوئی فرق نہیں پڑا اور پھر طے ہوا کہ اسے ٹیڑھی تابوت میں ڈال کر دفن کر دیا جائے۔

تکبیر: مرزا ناصر کے حوالے سے آپ کیا کہتے ہیں؟۔

عبدالکریم انور: مجھے اچھی طرح یاد ہے جب مرزا محمود کا جنازہ اٹھا تو میں بھی اس میں شریک تھا۔ یہ چناب نگر سابقہ ربوہ کی بات ہے۔ میں اپنے چند دوستوں کے ہمراہ جنازہ کے بعد باہر کھڑا تھا۔ جنازہ ہو چکا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جنازہ کے بعد مرزا ناصر کو بطور خلیفہ نامزد کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ ہم ابھی بات چیت ہی

کررہے تھے کہ ایک کار وہاں آکر رکی۔ اس میں کچھ مرد وخواتین تھیں۔ ان میں سے کچھ نے اتر کر ہم سے پوچھا کہ جنازہ ہوگیا تو ہم نے بتایا کہ ہوگیا تو انہوں نے اس کے بعد سوال کیا کہ خلیفہ کا انتخاب ہوگیا۔ ہم نے بتایا کہ ہاں اعلان ہوگیا۔ انہوں نے بے تابانہ پوچھا کہ کون خلیفہ بنا۔ جیسے ہی ہم نے بتایا کہ مرزا ناصر کو خلیفہ منتخب کیا گیا ہے تو آپ یقین کریں ان سب کے منہ سے بے اختیار اناللہ وانا الیہ راجعون نکلا۔ یہ وہی مرزا ناصر تھا جس نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں ایک کنواری قادیانی لیڈی ڈاکٹر سے شادی رچائی۔ اسی مرزا ناصر کے دور میں قادیانیوں کو ان کے عقائد کی بنیاد پر کافر قرار دیا گیا۔ یہ بھی عبرتناک موت کا شکار رہا۔

تکبیر: پاکستان میں قادیانیوں کے سیاست میں عمل دخل کا چرچا رہا ہے۔ اس حوالے سے آپ کی معلومات کیا ہیں؟۔

عبدالکریم انور: جی یہ بالکل صحیح ہے۔ آج بھی بعض سرکردہ عہدوں پر یا تو قادیانی غیراعلانیہ طور پر متحرک ہیں یا پھر وہ قادیانیوں سے کوئی خصوصی رغبت رکھتے ہیں۔ ابھی پاکستان میں پاسپورٹ کا مسئلہ اٹھا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا یہ صرف کوئی انتظامی معاملہ ہے۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ اگر یہ انتظامی معاملہ تھا تو گزشتہ چالیس پینتالیس سالوں سے کیوں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ مجھے آج بھی یاد ہے جب 1974ء میں بھٹو صاحب کا دور تھا۔ قادیانی سربراہ بانگ دہل کہا کرتے تھے کہ بھٹو صاحب کو ہم نے کامیاب کرایا۔ بھٹو ہمارا آدمی تھا جو کرنا ہے کرو۔ چنانچہ 29 مئی 1974ء کی بات ہے جب چناب نگر (سابقہ ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر ٹرین کو روک کر قادیانی لڑکوں نے خوب لوٹ مار کی۔ غنڈہ گردی ہوئی اور کئی افراد زخمی ہوئے۔ قادیانیت کے خلاف علماء متحرک ہوئے اور تحریک شروع ہوئی اور بالآخر بھٹو صاحب کے دور میں ہی قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا اور مرزا طاہر لندن چلا گیا۔

تکبیر: آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ مرزا طاہر سے ذاتی واقفیت رکھتے تھے۔ اس میں کس حد تک صداقت ہے؟۔

عبدالکریم انور: جی یہ درست ہے۔ میری مرزا طاہر سے ذاتی شناسائی تھی۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ چناب نگر کے گول بازار کے پڑوس میں ایک دواخانہ تھا جہاں مرزا طاہر آیا کرتا تھا۔ میں بھی وہاں جاتا تھا۔ بس اسی دواخانہ کے حوالے سے ان سے تعلق قائم ہوا اور پھر ہماری دوستی ہوگئی۔

تکبیر: آپ نے مرزا طاہر کو قریب سے دیکھا۔ آپ نے اس کی محافل میں بھی شرکت کی۔ آپ نے کبھی اپنے ذہنی خلفشار کا اظہار کیا۔ کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے براہ راست قادیانی عقائد سے اپنے تحفظات پر بات کی ہو؟۔

عبدالکریم انور: جی بالکل۔ پندرہ سولہ سال قبل کی بات بتاتا ہوں۔ اب کہ جب میں قادیانیت کے حوالے سے تحفظات کا شکار ہو چلا تھا۔ میں ان دنوں ہالینڈ میں تھا۔ ہالینڈ میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ تھا۔ تیاریاں جاری تھیں۔ میں گو کہ کنفیوژ تھا اور مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ کس طرح اپنے ذہن کی گتھیوں کو سلجھاؤں۔ میری خواہش تھی کہ قادیانیوں کے عقائد اور ان کے نظریات کے حوالے سے جو خلفشار میرے ذہن میں ہے اسے دور کروں۔ میں

نے اس عرصے میں جس حد تک ممکن ہو سکا قادیانی مربیوں سے بات کی۔ ان سے مسائل پر بات کی۔ تحفظات پر بات ہوئی۔ مگر کوئی مطمئن نہیں کر سکا۔ مجھے معلوم ہوا کہ مرزا طاہر ہالینڈ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے آنے والا ہے۔ میں چونکہ مرزا طاہر سے واقفیت رکھتا تھا۔ سوچا کہ چلو اس بہانے نہ صرف مرزا طاہر سے ملاقات ہو جائے گی اور جو ذہن میں خلفشار ہیں وہ بھی دور کر لوں گا۔ میں یہ بات پوری ذمہ داری سے بیان کر رہا ہوں اور آج بھی جو میں کہنے جا رہا ہوں اس کے گواہ موجود ہیں۔ کیونکہ یہ کوئی پندرہ سولہ سال پرانی بات ہے۔ ہالینڈ کے سالانہ جلسہ میں مرزا طاہر شریک ہوا۔ میں بھی پہنچ گیا۔ وہاں مرزا طاہر سے ملاقات ہوئی۔ تمام قادیانی جانتے ہیں کہ ہر سالانہ جلسہ میں ایک سوال و جواب کی محفل ہوتی ہے۔ جسے مجلس عرفان کہتے ہیں۔ اس محفل میں میں خصوصیت کے ساتھ شریک ہوا۔ اب سوال و جواب کا جب دور شروع ہوا تو میں نے بھی سوال کے لئے ہاتھ کھڑا کر دیا۔ ظاہری بات تھی کہ بہت محدود تعداد میں لوگ تھے۔ بلکہ چیدہ چیدہ شخصیات موجود تھیں۔ میں تو پہلے ہی ذہنی خلفشار میں تھا۔ میں حق کی جستجو میں تھا۔ مجھے اپنی اندرونی کیفیت کا پتہ تھا اور شاید اسی دن سے میری زندگی کے نئے باب کا آغاز ہوا۔ خیر ہوا یوں کہ مرزا طاہر نے جب میرا ہاتھ سوال کے لئے اٹھا دیکھا تو مسکرا کر کہا۔ جی قریشی صاحب فرمائیں۔ میں یہاں اپنے تمام قارئین کو آپ کے توسط سے گواہ بنا کر ایک سوال کرتا ہوں اور میں چاہوں گا کہ وہ جب میرے کئے گئے سوالات کو جو میں نے اس وقت مرزا طاہر سے کئے ایمانداری سے فیصلہ کریں کہ کیا میں نے وہ سوال قادیانیت سے اختلاف کے حوالے سے کئے تھے یا میرے اندرونی خلفشار کا مظہر تھے۔ چنانچہ میں نے پہلا سوال کیا کہ حضرت یہ بتائیں کہ میں نے سعودی عرب میں دیکھا کہ وہاں تمام لوگ نماز تو وقت پر ادا کرتے ہیں۔ مگر صرف فرض پڑھتے ہیں۔ مگر سنتیں ونوافل وہاں ادا نہیں کئے جاتے۔ ایسا کیوں ہے۔ جب میں نے یہ سوال کیا تو حاضرین میں ایک نوجوان موجود تھا۔ اس نے بھی میرے سوال کی تائید میں کہا کہ ہاں میں بھی تیرہ سال سعودی عرب میں مقیم رہا ہوں۔ میں نے بھی انہیں ایسا ہی پایا کہ وہ لوگ فرض تو وقت پر ادا کرتے ہیں مگر سنتیں ونوافل نہیں پڑھتے۔ اب یقین کریں کہ مرزا طاہر نے اس سوال کے جواب میں کہا کہ: ''میں سعودی عرب کبھی نہیں گیا۔ میں نے انہیں ایسا کرتے نہیں دیکھا۔ لہٰذا میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں۔'' آپ یقین کریں کہ اس جواب کو سن کر وہاں ایک قہقہہ لگا اور مجھے بہت ندامت اٹھانی پڑی۔ مجھے کیا کوئی بھی صاحب فہم آدمی اس قسم کے جواب کی توقع کسی نیم پڑھے لکھے فرد سے نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ قادیانیت کے خلیفہ وقت سے۔ پر خیر میں نے ہمت نہیں ہاری۔ میں نے ایک سوال کی اجازت اور طلب کی اور پوچھا کہ کہتے ہیں کہ حجر اسود جب نصب ہوا تھا تو اس کا رنگ سفید تھا کہ وہ جنت کا پتھر ہے۔ مگر گناہگاروں کے بوسوں سے اب اس کا رنگ کالا پڑ گیا ہے۔ کیا یہ سچ بات ہے یا صرف سنی سنائی ہے۔ آپ یقین کریں مرزا طاہر کا جواب تھا کہ میں نے عرض کیا کہ میں سعودی عرب نہیں گیا ہوں۔ لہٰذا میں نے حجر اسود نہیں دیکھا اور میرے علم میں نہیں کہ اس بات میں کس حد تک صداقت ہے۔ آپ یقین کریں اس کے بعد تو

میری وہ حالت تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ آج بھی جب میں اس واقعہ کو سوچتا ہوں تو تھرا جاتا ہوں۔

تکبیر: قریشی صاحب! یہ بتائیں کہ قادیانی قیادت بڑے دعوے کرتی ہے کہ قادیانیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس میں کس حد تک صداقت ہے؟۔

عبدالکریم انور: جی بالکل لغو اور بے بنیاد دعویٰ ہے۔ ایم ٹی وی پر جو قادیانیوں کا ٹی وی ہے ایک روز مرزا طاہر نے دعویٰ کیا کہ 20 کروڑ افراد قادیانی مذہب اختیار کر چکے ہیں اور اس (مرزا طاہر) نے تمام قادیانیوں سے اپیل کی کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں جیسے میں نے 20 کروڑ قادیانی بنائے ہیں آپ سب جو سن رہا ہے وہ اور جس نے نہیں سنا سننے والے اس تک میرا یہ پیغام پہنچائیں کہ تم سب کب تک ریت کے ذروں کی طرح تمام افراد کو قادیانی بناؤ گے۔ لہٰذا اٹھو اور قادیانیت کو عام کرو۔ میں نے جب اس سلسلے میں ذمہ دار قادیانیوں سے پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ وہ 20 کروڑ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں خلیفہ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہاں رہتے ہیں، کیا کرتے ہیں، کچھ معلوم بھی ہو۔ تو اس پر میرے خلاف محاذ بنا لیا گیا اور مجھے قادیانیت سے باقاعدہ فارغ کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ درحقیقت میں نے خود ہی اس برے عقیدے پر لعنت بھیج دی۔

تکبیر: قریشی صاحب! یہ بتائیں کہ اب آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟۔

عبدالکریم انور: الحمدللہ! اب میں بہت مطمئن ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے سابقہ گناہوں پر مغفرت طلب کرتا ہوں۔ آپ کے توسط سے سب سے دعا و استقامت کی اپیل کرتا ہوں۔ آج مجھے محسوس ہوا ہے کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو حق ہے۔ قادیانیت اسلام سے بالکل متضاد ہے۔ میں تو اسے کوئی عقیدہ ہی تسلیم نہیں کرتا۔ یہ ایک سازش ہے جو مکر و فریب اور منافقت کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں میں پھیلائی جا رہی ہے۔

تکبیر: قریشی صاحب! آپ نے عمر کے جس حصے میں اسلام قبول کیا ہے وہ ایک عظیم نہج سے تعبیر ہو رہا ہے۔ یقینی طور پر آپ نے اس سلسلے میں کئی مسائل اٹھائے ہیں۔ کیا آپ پر دباؤ ہے کہ آپ سابقہ عقیدے سے رجوع کر لیں؟۔

عبدالکریم انور: اللہ کی راہ میں پریشانیاں تو ہوتی ہیں۔ مصائب بھی ہوتے ہیں۔ دباؤ پہلے بھی بہت تھا۔ اب بھی ہے۔ مگر اب میں نے حق کو قبول کر لیا ہے۔ اس سے اب میں نہ ڈرتا ہوں نہ مجھے خوف ہے۔

تکبیر: قریشی صاحب! گزشتہ ایک عشرہ سے یہ بڑی تبدیلی آئی ہے کہ بڑی ممتاز و نامور و معتبر شخصیات نے قادیانیت سے توبہ کی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟۔

عبدالکریم انور: میں سمجھتا ہوں کہ اس کا بنیادی سبب اسلام کی حقانیت ہے۔ اللہ عزوجل نے دین کے تحفظ کے لئے خود ہمارے اندر یہ کیفیت پیدا کی ہے کہ ہم نے جھوٹ سے سچ کو پرکھا ہے اور قبول کیا ہے۔ آج ہزاروں قادیانی اپنے عقائد باطلہ کے لغو اور بے بنیاد حوالے سے کشمکش میں ہیں۔ آج قادیانیت اپنے عہد کے بدترین

اندرونی بحران کا شکار ہے۔انھیں راہ حق کی طرف آنے میں بس تھوڑا وقت درکار ہے۔وہ اسلام کی ابدی نعمت سے جلد سرفراز ہوں گے۔ مجھے کوئی لالچ، طمع یا غرض اس جانب کھینچ کر نہیں لائی۔آخرت کا خوف روز جزا کا ڈر اور خاتم النبیین ﷺ کا عقیدہ ختم نبوت ہمیں اپنی جانب کھینچ رہا ہے۔میں یہاں مبارک باد دیتا ہوں ان تمام علمائے حق کو جو ختم نبوت کی تحریک کے لئے خود کو وقف کر چکے ہیں۔ان کی مساعی جلیلہ سے بہت جلد انقلاب آفرین صبح کا آغاز ہوگا۔

تکبیر: قریشی صاحب! کیا پیغام دینا چاہیں گے؟۔

عبدالکریم انور: میں امت مسلمہ سے اتحاد و یگانگت اور اخوت کی اپیل کروں گا۔ہم پر کڑا وقت ہے۔ ہمیں یہود و ہنود کی سازشوں کا سامنا تو ہے ہی۔منافقوں کی ایک بھاری تعداد ہمارے اندر آستین کا سانپ بنے بیٹھی ہے۔ہمیں دین کے علم کو سیکھنا ہوگا۔جدید علوم حاصل کرنے ہوں گے۔عقیدہ ختم نبوت کو عام کرنا ہوگا۔محبت اور اخوت کے ساتھ دعوت تبلیغ کو عام کرنا ہوگا۔ہمیں اپنے قول و فعل کے تضاد اور دوعملی سے گریز کرنا ہوگا۔میں یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک کے تمام دوستوں کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے میرا حوصلہ بڑھایا اور مجھے اس قابل سمجھا کہ میں تکبیر جیسے معتبر رسالے کے کروڑوں قارئین سے ہم کلام ہوا۔

❀❀❀......❀❀❀

ختم نبوت!

اربوں درود اور کھربوں سلام
ختم نبوت ہے جس کی دوام
ختم نبوت کا پہنا ہے تاج
سدا ہی رہے گا محمدؐ کا راج
تاقیامت نہ آئے گا کوئی نبی
دجالوں سے دھوکہ نہ کھانا کبھی
ختم نبوت کا انکار بھی
ہے نار جہنم دھتکار بھی
ختم نبوت ایمان ہے
عبدالقادر تو قربان ہے
مسلمان ختم نبوت کا داعی
منکر ہے کافر نہیں ہمارا بھائی

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا غلام محمد علی پوریؒ کا وصال!

کسی بزرگ و دوست کی وفات کی خبر سننے کے بعد ابتدائی دو تین دنوں میں تعزیتی مضمون یا خاکہ لکھنے کے لئے وقت مل جائے تو بہت موزوں لکھا جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی مصروفیت کی وجہ سے وقت نہ مل سکے تو تجربہ یہ ہے کہ مضمون میں نہ صرف تاخیر ہو جاتی ہے بلکہ بعد میں لکھے جانے والے مضمون میں ''ورود'' کی کیفیت قطعاً پیدا نہیں ہو سکتی۔ الا مارحم ربی! آج اسی ذہنی کیفیت سے دوچار ہوں۔ محترم حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب مرحوم کے جنازے کے لئے پابہ کف تھے کہ علی پور سے مولانا محمد اجود حقانی نے اطلاع دی کہ حضرت مولانا غلام محمد صاحب انتقال فرما گئے ہیں۔ اناللہ! پڑھا اور ڈیرہ غازی خان حضرت صوفی صاحبؒ کے جنازے کے لئے روانہ ہو گئے۔ اسی شام کو واپس آ کر علی پور فون کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت مولانا غلام محمد صاحبؒ کا جنازہ بھی ہو گیا ہے۔ اسی روز بہاول پور میں ختم نبوت کانفرنس تھی۔ اس کے لئے عازم ہوئے۔ اگلے روز ختم نبوت رابطہ کمیٹی کا اسلام آباد میں اجلاس بھی تھا اور اس میں شرکت بھی از بس ضروری تھی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تو بہاول پور سے علی پور تعزیت کر کے رحیم یار خان ختم نبوت کانفرنس میں جا شریک ہوئے۔ جبکہ فقیر اسلام آباد کے سفر کے باعث تعزیت کے لئے علی پور نہ جا سکا اور نہ ہی تعزیتی مضمون لکھنے کا وقت ملا۔

پاسپورٹ میں خانہ مذہب کی بحالی کی مہم نے دن رات ایسا سرگرداں رکھا کہ مہلت نہ مل سکی۔ ۳/اپریل کو تعزیتی کانفرنس علی پور جامعہ حسینیہ میں رکھی گئی۔ اس کے لئے بھی وقت نہ نکال سکا۔ سو آج ادائے فرض وادائیگی قرض کے لئے بسم اللہ کرتا ہوں۔

حضرت مولانا غلام محمد صاحبؒ بلوچ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے آباؤ اجداد ڈیرہ غازی خان سے سکونت ترک کر کے فتح پور کمال نزد ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان میں آ کر آباد ہوئے۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحبؒ ۱۹۳۳ء میں پیدا ہوئے۔ ذرا ہوش سنبھالا تو کچھ سکول کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد خانپور میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحبؒ کے مدرسہ مخزن العلوم میں داخلہ لیا۔ جہاں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد حضرت مولانا واحد بخش صاحبؒ (کوٹ مٹھن والے) اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد حضرت مولانا محمد ابراہیم تونسویؒ سے اکتساب فیض کیا۔ حضرت درخواستی صاحبؒ حضرت

مولانا واحد بخشؒ اور حضرت مولانا محمد ابراہیمؒ سے آپ نے دورہ حدیث کیا۔ آپ کے ساتھ فارغ ہونے والوں میں حضرت مولانا محمد لقمان علی پوریؒ بھی تھے۔

فراغت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر المبلغین حضرت مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیان سے ردقادیانیت پر تیاری کی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی کام کی توفیق نصیب ہوئی۔ ستمبر۱۹۵۴ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور مبلغین کا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اجلاس ہوا۔ اس میں بھی آپ شریک تھے۔ ملتان' خانیوال اور پھر بہاول پور میں آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ رہے۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحبؒ گورے چٹے' کھلے چہرہ' دراز قد' متوسط جسم کے حامل تھے۔ مزاج میں پھرتیلا پن' طبیعت میں مشن سے والہانہ لگاؤ اور محنت کا بھرپور جذبہ تھا۔ جوانی میں کسی رورعایت کے روادار نہ تھے۔ جس بات کو حق جانا اس پر ڈٹ گئے۔ جس بدی کو دیکھا اسے چاروں شانوں چت کرنے کے لئے جت گئے۔ جب تک آپ بہاول پور میں مجلس کے مبلغ رہے قادیانیوں کے پوری ریاست بہاول پور میں قدم نہ ٹکنے دیئے۔ ان کے قیام بہاول پور کے دوران میں عظیم الشان اور مثالی تین روزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنسیں ہوتی رہیں۔ اس زمانہ میں ایک روزہ کانفرنسوں کا رواج نہ تھا۔ ملک بھر کی دینی قیادت ان میں شریک ہوتی تھی۔ آج کل لوگ میلوں' ٹھیلوں میں جس ذوق سے جاتے ہیں اس سے کہیں زیادہ شوق سے لوگ ان کانفرنسوں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ ہر خطیب کا اپنا انداز ہوتا تھا۔ آج کل کی طرح نقالی وتصنع کا تصور تک نہ تھا۔ ہر خطیب اپنے انداز میں آتا اور اپنے مخصوص لہجہ میں خطاب کرتا۔ بات دل سے نکلتی اور دلوں پر اترتی' دماغوں پر اثر کرتی۔ چہارسو دینی ماحول اور ترویج دین واشاعت اسلام کا سماں ہوتا تھا۔ ہر خطیب تبلیغ اسلام کے نقطہ نظر سے اپنا فرض ادا کرتا۔ لوگوں کی ذہن سازی ہوتی تھی۔ دینی فضا بنتی تھی۔ سامعین جھولیاں بھر کر دل روشن ودماغ معطر کر کے جاتے تھے۔ ترنم وخوش الحانی بعض جلیل القدر خطباء کی خطابت کا طرہ امتیاز ہوتا تھا۔ اکثر وبیشتر خطباء کھڑے ہوکر گفتگو کرتے تھے۔ سادہ مگر صاف لباس ہوتا تھا۔ ان کے قدم قدم پر علم وفضل کے وقار کی چھاپ ہوتی تھی۔ آج کل کی طرح تصنع' نقالی' قصہ خوانی' مک مکاؤ' گویا پن' میک اپ کا تصور نہ ہوتا تھا۔ جہاں ایک جلسہ ہوجاتا تھا وہاں سنت رسول ﷺ اور احیائے دین کی فضا قائم ہوجاتی تھی۔ بہاول پور کی دینی فضا والیان ریاست کی دین داری' حضرت مولانا غلام محمد گھوٹویؒ' حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ' حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ' حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ' حضرت علامہ احمد سعید کاظمیؒ' حضرت مولانا محمد صادق بہاول پوریؒ' حضرت علامہ محمد ناظم ندویؒ کے قیام بہاول پور کی برکات اور جامعہ عباسیہ میں ان حضرات کی تدریس کا نتیجہ تھیں۔ اس فضاء کو بہاول پور میں برقرار رکھنے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حضرت مولانا غلام محمد مرحوم کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔

حضرت مولانا غلام محمد صاحبؒ نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ مولانا مرحوم کی بہت

بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اپنے اکابر کا دل سے احترام کرتے تھے۔ چھوٹوں کو آگے بڑھانے اور تعارف کرانے میں فیاض طبیعت تھے۔ نا معلوم ان کی حوصلہ افزائی سے کتنے رفقاء آگے بڑھے اور مقام حاصل کیا۔ خود اچھے مقرر تھے۔ نپی تلی جاندار گفتگو کرتے تھے۔ نام ونمود سے کوسوں دور بھاگتے تھے۔ اچھے منتظم تھے۔ خطابت' منتظم ہونے پر اخلاص کی گہری چھاپ نے انہیں نکھرا ہوا موتی بنا دیا تھا۔

۱۹۸۴ء کی تحریک اور اس کے بعد حضوری باغ روڈ ملتان پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر کی تعمیر میں آپ کی ڈیوٹی مرکزی دفتر میں تھی۔ ان کاموں میں مرحوم کا نہ صرف حصہ بلکہ بہت بڑا حصہ ہے۔ ہمارے مخدوم گرامی مخدوم العلماء مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے بہت ہی معتقد تھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی رفاقت وطبیعت کا واضح پرتو ان میں نظر آتا تھا۔ حضرت مولانا محمد شریف بہاول پوریؒ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ حضرت مولانا محمد حیاتؒ اور حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ پر دل وجان سے فدا تھے۔ بہاول پور میں قیام کے دوران علی پور میں اخبارات کی ایجنسی حاصل کی۔ اپنے چھوٹے بھائی کو اس کا نگران بنایا۔ جس زمانہ میں بہاول پور ہوتے تھے جماعتی حلقہ میں حضرت مولانا غلام محمد بہاول پوری کے نام سے تعارف تھا۔ ملتان مرکزی دفتر کے بعد بہاول پور میں کچھ عرصہ مجلس کا کام کیا۔ علی پور میں اپنے ذاتی کام کی وسعت اور بڑھاپا کے باعث حالات کچھ ایسے بنے کہ مستقل علی پور منتقل ہوگئے۔ ان کے جانے سے اخبارات کے کام میں ترقی ہوئی۔ انہوں نے اڈہ کے قریب مسجد ومدرسہ کی نیو اٹھائی۔ مولانا مرحوم مدرسہ میں منتقل ہوگئے۔ بڑھاپا مستقل سایا پانے ان کو گھیرا لیکن شیر دل تھے۔ آخر وقت تک معلومات کو ترک نہیں کیا۔ ہر دینی کام میں برابر شریک رہے۔ حضرت مولانا منظور الحسینی نے بھانجوں کے سر پر دست شفقت رکھا۔ اب مین روڈ پر جامعہ حسینیہ کی وہ قامت عمارت اور شاندار تعلیمی ماحول کا گلشن صدا بہار ہوا تو دونوں حضرات حضرت مولانا غلام محمد جو اب علی پوری کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ اور حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ یکے بعد دیگرے چند دنوں کے فاصلہ سے راہی آخرت ہوگئے۔

حضرت مولانا غلام محمد صاحبؒ کی آخری دنوں بخار ونزلہ سے طبیعت بگڑی۔ ضیق النفس کو بھی گزشتہ چند سالوں سے ساتھ لئے پھرتے تھے۔ لیکن ہمت نہ ہاری۔ البتہ کمزور ہوگئے تھے۔ آخری شب سوتے جاگتے رہے۔ ذکر وفکر جاری رہا۔ ساڑھے تین بجے سوگئے۔ صبح نماز کے وقت جگایا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ آخرت کو سدھار چکے ہیں۔ اللہ! اللہ! سکون واطمینان کی یہ گھڑی دنیا میں سوئے اور عالم برزخ میں آنکھ کھولی۔ یا یوں تعبیر کریں کہ سوتے سوتے جنت چلے گئے۔ ۱۲ رمحرم الحرام ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۲ رفروری بروز منگل انتقال ہوا۔ اسی روز ہی شام کو جامعہ حسینیہ میں سپرد خاک ہوئے۔

ایڈیٹر کے قلم سے

جماعتی سرگرمیاں!

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

ملک بھر میں منعقد ہونے والی ضلعی کانفرنسوں کی رپورٹ

توہین رسالت کے انسداد کے قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے خاتمہ کے خلاف پنجاب کے تمام اضلاع میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ جبکہ صوبہ سرحد کی مجلس نے ہر روز کسی نہ کسی مقام پر جلسہ اور مظاہرہ کیا۔ بلوچستان میں بارشوں کی وجہ سے یہ سلسلہ قائم نہ ہوسکا۔ آج کی مجلس میں 22 فروری سے 23 مارچ تک ہونے والی ضلعی ختم نبوت کانفرنسوں کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

ذوالحجہ 1425ھ کی 22 تاریخ مطابق 2 فروری 2005ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں طے ہوا کہ پنجاب کے تمام اضلاع اور سندھ اور سرحد میں ضلعی کانفرنسیں منعقد کی جائیں اور اس کے لئے مرکزی مبلغین کے گروپ تشکیل دیئے گئے۔ اندرون سندھ کانفرنسوں کی ذمہ داری حضرت مولانا بشیر احمد مدظلہ مرکزی ناظم نشر و اشاعت کے سپرد کی گئی۔ سرحد کی نگرانی حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے سپرد ہوئی۔ نیز پنجاب میں بھی انہوں نے کئی ایک پروگراموں میں شرکت کی۔ تفصیلات درج ذیل ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

22 فروری جامع مسجد اشرف غلہ منڈی بہاول پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدظلہ نائب امیر نے کی۔ جبکہ کانفرنس سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا سید عبدالوہاب بخاری حاصل پور، جناب ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی اے، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت کئی ایک حضرات نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری حضرت مولانا محمد اسحٰق ساقی مبلغ مجلس بہاول پور تھے۔

ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان

23 فروری جامعہ قادریہ رحیم یار خان میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی نے کی۔

جبکہ کانفرس سے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' جناب صاحبزادہ مولانا محمد سعید سراجی' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت بریلوی اور اہل حدیث حضرات نے خطاب کیا۔ جبکہ بہاول پور سے متحدہ مجلس عمل کے ایم پی اے جناب سید وسیم اختر صاحب نے خصوصیت سے شرکت کی۔ کانفرنس کے انتظامات کی نگرانی مولانا قاضی عزیز الرحمن' مولانا حافظ احمد بخش' قاضی شفیق الرحمن نے کی اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاضی حفیظ الرحمن نے حسن وخوبی سے سرانجام دیئے۔ مولانا عبدالرؤف ربانی' مولانا مفتی عبداللطیف' لیاقت علی احرار اور قاری عمر فاروق عباسی سمیت شہر کے علمائے کرام نے بھرپور شرکت کی۔

لودھراں میں احتجاجی مظاہرہ

25 فروری جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد صدیقیہ المعروف لاری اڈے والی لودھراں میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دیا۔ جمعۃ المبارک کے بعد بہاول پور روڈ پر مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین نے روڈ بلاک کر کے حکومت کی قادیانیت نوازی اور قادیانیوں کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی۔ مظاہرین سے جامعہ سراج العلوم کے مہتمم حضرت مولانا محمد میاں' مجلس کے امیر جناب قاری حفیظ الرحمن ربانی' جمعیت علمائے اسلام کے راہنما جناب سید احمد سعید کاظمی اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 25 فروری بعد نماز عشاء جامع مسجد مہاجر کالونی بہاول نگر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا فیض احمد نے کی۔ جس میں مہمان خصوصی پیر طریقت حضرت مولانا ناصر الدین خان خاکوانی تھے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا معین الدین وٹو' حضرت مولانا عبدالمالک شاہ گوجرانوالہ' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مذکورہ بالا علمائے کرام کے علاوہ مقامی دیوبندی' بریلوی اور اہل حدیث حضرات نے بھی خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ مجلس بہاول نگر نے سرانجام دیئے۔ انتظامات کی نگرانی حضرت مولانا سعید احمد' حاجی محمد یعقوب اور دیگر عمائدین مجلس نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ علوم شرعیہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا محمد احمد رشیدی' حضرت مولانا عبدالباقی' حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' حضرت مولانا طارق مسعود' جمعیت اہل حدیث کے حضرت مولانا احمد یار صدیقی اور جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے اسلام کے رہنماؤں نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ کانفرنس کے اسٹیج سیکرٹری حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ مجلس چیچہ وطنی تھے۔ کانفرنس کے شرکاء نے حکومت کی

مرزائیت نوازی کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا اور زبردست نعرہ بازی کی اور شرکاء نے یقین دلایا کہ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین مطالبات کو منوانے کے لئے جو پالیسی اختیار کریں گے مسلمانان ساہیوال لبیک کہیں گے۔ کانفرنس کے انتظامات قاری عبدالجبار' رانا عبدالشکور' مولانا کلیم اللہ رشیدی' قاری سعید احمد' مولانا محمد اسماعیل آف قطر کی نگرانی میں ہوئے۔ جبکہ حافظ محمد نافع مسعود نے پورے پروگرام کو انٹرنیٹ پر چلایا اور یہ پروگرام پوری دنیا میں سنا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ

27 فروری کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مقامی امیر جناب قاری محمد الیاس نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا قاری عبدالحیٔ عابد' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان' حضرت مولانا شبیر احمد ہاشمی جمعیت علمائے پاکستان' حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانی جمعیت علمائے اسلام' حضرت مولانا کاشف نواز رندھاوا جمعیت اہل حدیث اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب قاری غلام محمود اور حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ مجلس اوکاڑہ نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے عمائدین نے شرکت کی اور خطاب کیا۔ کانفرنس کا اجتماع مثالی تھا۔ کانفرنس میں شریک ہونے والے تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں کا پرجوش نعروں سے استقبال کیا گیا۔ کانفرنس تقریباً دو بجے رات تک جاری رہی۔ حضرت مولانا عبدالاحد نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس قصور

28 فروری کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ عبداللہ ابن عباسؓ بستی چراغ شاہ قصور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مقامی جماعت کے امیر جناب قاری مشتاق احمد نے کی۔ کانفرنس سے جمعیت اہل حدیث کے علامہ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد اور حضرت مولانا تاج محمود ریحان سمیت مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے مرکزی اہم موضوع عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت' ناموس رسالت کی حفاظت' پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی تھے۔ انتظامات کی نگرانی جناب میاں محمد معصوم انصاری' جناب شبیر احمد مغل' حضرت مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی اور دیگر حضرات نے کی۔ ہدیہ نعت شاعر ختم نبوت جناب سید سلمان گیلانی اور افتخار احمد فخر نے پیش کیا۔

ختم نبوت کنونشن شیخوپورہ

یکم مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ توحیدیہ شیخوپورہ میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔

جس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ جمعیت علمائے پاکستان کے جناب قاری زوار بہادر‘ کالعدم سپاہ صحابہ کے حضرت مولانا عبدالغفار قاسمی‘ جمعیت اہل حدیث‘ جمعیت علمائے اسلام‘ جمعیت علمائے پاکستان اور جماعت اسلامی کے مقامی رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ کنونشن میں ننکانہ سے جماعتی رفقاء قافلہ کی صورت میں شریک ہوئے۔ قافلہ کی قیادت جناب حاجی عبدالحمید رحمانی نے کی۔ جبکہ فاروق آباد‘ چک بھوڑ و اور خانقاہ ڈوگراں سے جماعتی احباب قافلوں کی صورت میں شریک ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جمعیت علمائے اسلام ضلع شیخوپورہ کے امیر جناب حافظ محمد قاسم نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کے انتظامات میں جناب قاری محمد الیاس اور حضرت مولانا عبدالنعیم شب و روز مصروف رہے۔ کاروباری دن ہونے کے باوجود سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ کنونشن گیارہ بجے صبح سے نماز عصر تک جاری رہا۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ

2 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا زاہد الراشدی پاکستان شریعت کونسل‘ حضرت مولانا محمد صدیق جمعیت اشاعت التوحید‘ حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری مرکزی جمعیت اہل حدیث‘ شیخ القرآن کے نواسہ حضرت مولانا شاکر محمود‘ حضرت مولانا سید عبدالمالک شاہ جمعیت علمائے اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ کا وسیع و عریض ہال‘ برآمدہ اور صحن سامعین سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ کانفرنس میں حکومت کی قادیانیت نوازی پر زبردست تنقید کی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس نارووال

3 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد حنفیہ قاسمیہ نارووال میں عرصہ دراز کے بعد ختم نبوت کے مقدس عنوان پر اجتماع منعقد ہوا جس سے حضرت مولانا عبدالحمید وٹو‘ حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی‘ حضرت مولانا یحییٰ محسن‘ حضرت مولانا افتخار اللہ شاکر‘ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر‘ حضرت مولانا نور الحسن انور‘ حضرت مولانا عبدالمتین شکر گڑھ‘ حضرت مولانا غلام نبی کھٹانہ نے خطاب کیا۔ جبکہ مرکز کی نمائندگی حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔ کانفرنس میں شرکاء ٹرالیوں کے ذریعہ مضافات سے جوش و جذبہ سے شریک ہوئے۔ حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی سنکھترہ نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے حضرت مولانا فقیر اللہ اختر اور حضرت مولانا محمد قاسم نے پورے ضلع کا دورہ کیا۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے ذوالفقار بٹ‘ محمد جمیل عابد‘ ڈاکٹر صفدر محمود اور دوسرے ساتھیوں نے بھرپور حصہ لیا۔ الحمدللہ! ان نوجوانوں کی محنت رنگ لائی۔ کانفرنس ڈیڑھ بجے رات تک جاری رہی۔ انشاء اللہ العزیز! علاقہ میں دور رس نتائج سامنے آئیں گے۔

ختم نبوت کانفرنس گجرات

3 مارچ کو جامع مسجد حیات النبی گجرات میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ اور 9 مارچ کو اسلام آباد کے احتجاجی مظاہرہ میں شرکت کا حاضرین سے وعدہ لیا۔ کانفرنس کا انتظام حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر اور حضرت مولانا محمد طیب فاروقی نے کیا۔

ختم نبوت کانفرنس جہلم

3 مارچ کو بعد نماز عشاء عرصہ دراز کے بعد مدنی مسجد جہلم میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب قاری خبیب عمر نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا نے بے مثال خطاب کے ذریعہ عوام میں جوش و جذبہ پیدا کیا اور حاضرین سے 9 مارچ کے اسلام آباد کے مظاہرہ میں شرکت کی اپیل کی۔ حاظرین نے ہاتھ اٹھا کر مظاہرہ میں شرکت کے لئے وعدہ کیا۔ کانفرنس میں ضلع جہلم کے علمائے کرام نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ہری پور ہزارہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ہری پور ہزارہ میں عرصہ دراز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مقامی علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جبکہ عالمی مجلس ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے شاندار خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد

2 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ایبٹ آباد میں حضرت مولانا شفیق الرحمن کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دیگر علمائے کرام کے علاوہ حضرت مولانا اللہ وسایا کا پرجوش خطاب ہوا۔ مولانا نے 9 مارچ کے احتجاجی مظاہرہ کی اہمیت وافادیت بیان فرمائی اور قافلوں کی صورت میں شرکت کا وعدہ لیا۔ جناب ساجد اعوان' جناب وقار گل جدون کی محنت سے بھرپور قافلہ نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس مانسہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مانسہرہ میں ضلعی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مقامی علمائے کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے حاضرین سے 9 مارچ کو اسلام آباد کے احتجاجی مظاہرہ میں شریک ہونے کی اپیل کی۔ الحمدللہ! جناب سید ہدایت اللہ شاہ سنیٹر' جناب عبدالرؤف روفی' جناب مفتی وقار الحسن عثمانی کی قیادت میں پچاس بسوں کے عظیم الشان قافلہ نے اسلام آباد کے احتجاجی مظاہرہ میں شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ

4 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کوہاٹ میں ختم نبوت کے عنوان پر بہت بڑا اجتماع منعقد ہوا جس سے مجلس کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے لاجواب خطاب کیا۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانان کوہاٹ نے قافلوں کی صورت میں اسلام آباد کے احتجاجی مظاہرہ میں شرکت کا اعلان کیا۔

ختم نبوت کانفرنس پشاور

5 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پشاور میں صوبائی امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا کا ولولہ انگیز خطاب ہوا۔ جبکہ مقامی علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔ اور 9 مارچ کو اسلام آباد کے احتجاجی مظاہرہ میں حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور حضرت مولانا نورالحق نور کی قیادت میں ایک بڑا قافلہ مظاہرہ میں شریک ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ

6 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نوشہرہ صوبہ سرحد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مفتی شہاب الدین پوپلزئی' حضرت مولانا نورالحق نور کے علاوہ مقامی علمائے کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں مظاہرہ اسلام آباد اور حکومت کی قادیانیت نوازی زیر بحث رہے۔

ختم نبوت کانفرنس تلہ گنگ

7 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بعد نماز عشاء جامع مسجد سیدنا علی المرتضٰی میں حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے حضرت مولانا پیر عبدالشکور نقشبندی' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جناب قاری عبدالرحمن عثمانی کے علاوہ مقامی علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔ ہدیہ نعت جناب حافظ حسین احمد انگوی نے پیش کیا۔ کانفرنس میں قادیانیوں کی سرگرمیوں اور حکومت کی قادیانیت نواز پالیسی کے خلاف جرات مندانہ بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کنونشن چکوال

7 مارچ کو دارالعلوم حنفیہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی کی صدارت میں ختم نبوت کنونشن ظہر کی نماز کے بعد منعقد ہوا۔ کنونشن سے حضرت مولانا پیر عبدالشکور نقشبندی' حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مقررین حضرات نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے سلسلہ میں 9 مارچ کو اسلام آباد میں ہونے والے احتجاجی مظاہرہ میں شرکت کی اپیل کی۔

فتح جنگ میں اجتماع

8 مارچ کو گیارہ بجے صبح مدرسہ تعلیم القرآن میں اجتماع ہوا۔ جس کی صدارت جناب قاری عبدالرحیم نے کی۔ اجتماع سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا اور ختم نبوت کانفرنس اور احتجاجی مظاہرہ اسلام آباد میں شرکت کی اپیل کی۔

ختم نبوت کانفرنس واحتجاجی مظاہرہ

9 مارچ کو جامع مسجد دارالسلام G-6-2 میں ختم نبوت کانفرنس اور بعدازاں احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ جس نے آبپارہ چوک میں جلسہ کی شکل اختیار کر لی۔ اس کی رپورٹ علیحدہ ہے۔

ختم نبوت کانفرنس مظفر گڑھ

10 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مرکزی جامع مسجد مظفر گڑھ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں جمعیت علمائے اسلام' جمعیت علمائے پاکستان' جمعیت اہل حدیث اور جماعت اسلامی کے رہنماؤں کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی اور توہین رسالت ایکٹ میں کی گئی ترمیم واپس لینے تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔

ختم نبوت کانفرنس وہاڑی

13 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد باغ والی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے آل پارٹیز ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے مرکزی صدر حضرت مولانا حافظ حسین احمد ایم این اے' مرکزی جمعیت اہل حدیث کے جناب رانا محمد شفیق خان پسروری' جماعت اسلامی کے جناب سید وسیم اختر ایم پی اے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ غالباً یہ کانفرنس 1974ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے جناب حافظ شبیر احمد' حضرت مولانا عبدالخالق وٹو نے دن رات محنت کی۔ مقامی پریس نے خوب تعاون کیا۔ اللہ پاک جزائے خیر دیں۔ اگلے دن حضرت مولانا اللہ وسایا نے رفقاء سمیت وہاڑی بار کو خطاب کیا۔ بار ایسوسی ایشن نے متفقہ طور پر خانہ کی بحالی کا مطالبہ کیا۔

ختم نبوت کانفرنس پاکپتن شریف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام 14 مارچ کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد' جناب قاری

محمد اسلم صدیقی' جناب رانا عبدالشکور طاہر نے خطاب کیا۔ انجمن خدام الدین لاہور کے امیر حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری نے حسب معمول کانفرنس میں شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس جھنگ

15 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد شیخ لاہوریؒ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا حفیظ الدین نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا' جناب صاحبزادہ طارق محمود' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جناب قاری محمد طیب (جمعیت علمائے پاکستان)' حضرت مولانا غلام حسین' جناب چوہدری شہباز احمد گجر (جمعیت علمائے اسلام)' حضرت مولانا عبدالغفور جھنگوی' حضرت مولانا اقبال شیروانی' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم جامعہ محمودیہ' حضرت مفتی محمد رمضان مجلس احرار اسلام کے حضرت مولانا عبدالغفار' حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی فیصل آباد نے خطاب کیا۔ جبکہ جھنگ کے علمائے کرام اور عوام نے بھرپور شرکت کی۔ بارش کے باوجود کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

16 مارچ کو مرکزی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا غلام حسین' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے انتظامات جناب قاضی فیض احمد اور ان کے صاحبزادگان جناب قاضی امتیاز احمد' جناب قاضی انوار احمد' جناب مولانا مطیع الرحمٰن عباسی برادران نے کیے۔

ختم نبوت کانفرنس خانیوال

18 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد ایک مینار والی میں مقامی امیر حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس کے عنوان سے ایک بڑا اجتماع منعقد ہوا جس سے حضرت مولانا محمد رفیق جامی' نوابزادہ منصور احمد خان' حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی' حضرت مولانا عبدالستار گورمانی' حضرت مولانا عطاء المنعم نعیم' حضرت مولانا منور حسین صدیقی اور حضرت مولانا محمد اسماعیل' جمعیت علمائے اسلام کے حضرت مولانا افتخار احمد حقانی' ملت اسلامیہ کے حضرت مولانا عبدالخالق رحمانی سمیت کئی ایک مقررین نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ غازیخان

19 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد پیارے والی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے حضرت مولانا عبدالغفار ڈیروی' حضرت مولانا محمد اسماعیل' حضرت مولانا غلام اکبر ثاقب' حضرت مولانا کاشف نواز رندھاوا' حضرت مولانا جمال عبدالناصر سمیت کئی ایک علمائے کرام نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس راجن پور

20 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ مرکز العلوم میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا مفتی مسعودالرحمٰن درخواستی نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی‘ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی‘ جناب قاری محمد یوسف نقشبندی اور مقامی علمائے کرام نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

23 مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد قباء افغان آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت جناب صاحبزادہ طارق محمود نے کی۔ صاحبزادہ صاحب کے علاوہ حضرت مولانا زاہد محمود قاسمی‘ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن‘ حضرت مولانا حق نواز خالد‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا بشیر احمد نے خطاب کیا۔

دفتر ختم نبوت حیدر آباد میں ایک ہنگامی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حیدر آباد مجلس کے امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی نے کی۔ اجلاس سے حلقہ حیدر آباد کے مبلغ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی‘ ڈاکٹر سیف الرحمٰن ارائیں‘ حضرت مولانا جمیل الرحمٰن‘ جناب حافظ محمد حیات‘ حضرت مولانا محمد علی صدیقی‘ جناب حافظ احمد نواز اور جناب عمران خان شریک ہوئے۔ اجلاس میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا مطالبہ کیا گیا۔

عرصہ دراز کے بعد صوبہ سرحد اور پنجاب کے اضلاع میں کاروان ختم نبوت چلایا گیا۔ انشاء اللہ العزیز! آئندہ ماہ یعنی ربیع الاول سے تحصیل سطح پر ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔ جس سے قادیانیت کی سرگرمیوں کے سامنے بندھ باندھا جائے گا۔

مسافران آخرت

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے دیرینہ کارکن جناب حافظ محمد الیاس صاحبؒ انتقال کر گئے۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے ساتھی حافظ محمد سعید گزشتہ دنوں ایکسیڈنٹ کی وجہ انتقال کر گئے۔

☆...... جامعہ حقانیہ یزمان منڈی کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانیؒ کے فرزند اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یزمان کے سرپرست حضرت مولانا احمد حسن گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک ان تمام مرحومین کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں۔ قارئین سے التماس ہے کہ تمام مرحومین کے لئے دعا اور قرآن خوانی کا اہتمام کریں۔

مسلمان بچوں کیلئے جسے بڑی عمر کے مرزائی شوق سے پڑھ سکتے ہیں — اشتیاق احمد

زمین میں نازل ہوں گے!

یہ بات احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی مینار پر آسمان سے اتریں گے۔ احادیث میں آسمان کا لفظ موجود ہے۔ یہاں تک کہ صحاح ستہ کی حدیث میں بھی آسمان کا لفظ موجود ہے۔ خود مرزا قادیانی نے جن احادیث کی کتابوں کو مستند قرار دیا۔ ان میں بھی آسمان سے نازل ہونے کا لفظ موجود ہے اور احادیث میں دمشق کا لفظ بھی موجود ہے۔ دمشق کی مسجد کے مشرقی مینارے کا لفظ بھی موجود ہے........ یعنی اس مسجد کے اور بھی میارے ہیں تو یہاں تک نشان دہی کر دی گئی کہ مشرقی مینارے پر نازل ہوں گے۔ پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال باب لد پر قتل کریں گے۔ یہ باب لد آج موجود ہے۔

ان تمام تر حالات میں اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتابوں میں یہ اعلان کرے کہ میں ہی مہدی ہوں اور میں ہی عیسیٰ ہوں اور جس عیسیٰ کو آنا تھا وہ میں ہی ہوں اور مسیح موعود بھی میں ہی ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو یہ کسی دیوانے کی بڑ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس لئے کہ جب اس قدر وضاحت احادیث میں موجود ہے۔ نام، مقامات، قتل دجال کی جگہ، پھر دجال کو قتل کرنے کے بعد آپ لوگوں کو اپنا نیزہ دکھائیں گے۔ نیزے پر خون لگا ہوگا۔

لیجئے ہم مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث بھی نقل کر دیتے ہیں۔ جس میں مزید وضاحت پائی جاتی ہے کہ:

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم زمین میں نازل ہوں گے۔ شادی کریں گے۔ ان کی اولاد ہوگی۔ پینتالیس سال زمین میں ٹھہریں گے۔ پھر فوت ہوں گے۔ میرے ساتھ میری قبر میں داخل ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ ابن مریم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے۔ (مشکوٰۃ)

اور مرزا غلام احمد قادیانی نے کشتی نوح میں لکھا ہے کہ:

''میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جو آنحضرت کی قبر میں دفن ہوگا۔ لیکن مرزا قادیانی قادیان میں دفن ہوا...... !

مرزائی حضرات احادیث کی کتب سے اگر صرف قیامت کی علامات پڑھ لیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس بدترین گمراہی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

قادیانی مسئلہ کو سمجھنے، سمجھانے مسیلمہ پنجاب کے مکروفریب کے خدوخال واضح کرنے اور قادیانی امت کو حقائق سے آگاہ کرنے کیلئے مسلمانان عالم کیلئے عظیم

خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نئی مطبوعات

تحفہ قادیانیت جلد ششم

مصنف

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قیمت ...... -/125 روپے

احتساب قادیانیت جلد ۱۴

مصنف

جناب علامہ نظام الدینؒ

قیمت ...... -/125 روپے

جو کہ چھپ کر منظر عام پر آ گئی ہیں

جو حضرات سیٹ مکمل کرنے کیلئے منگوانا چاہیں انہیں رعایتی قیمت پر کتب دی جائیں گی

محبت نبوی کے تقاضے

مصنف

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی

مذکورہ بالا کتاب صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین کے حضورؐ سے محبت کے واقعات پر مشتمل ایک ایسی بہترین کتاب ہے جسے پڑھے بغیر کتاب چھوڑنے کو دل نہ کرے خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے والوں کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے۔

احتساب قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اکابرین کے ردقادیانیت پر رسائل کے مجموعہ جات کو شائع کرنے کا کام شروع کیا ہے، چنانچہ احتساب قادیانیت ✪ جلد اول، مولانا لال حسین اخترؒ ✪ جلد دوم، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ✪ جلد سوم مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ ✪ جلد چہارم، حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ ✪ جلد پنجم، حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ ✪ جلد ششم، قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی ✪ جلد ہفتم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ ✪ جلد ہشتم، نہم، حضرت مولانا محمد ثناء اللہ ✪ جلد دہم، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ اور حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ ✪ جلد یازدہم، دوازدہم، جناب بابو پیر بخشؒ ✪ جلد سیزدہم حضرت مولانا محمد شفیعؒ، حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ، حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانیؒ ✪ جلد چہاردہم، جناب ابوعبیدہ نظام الدین بی اے کے رسائل کے مجموعہ پر مشتمل ہیں جو کہ چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

ان تمام اکابرین امت کے فتنہ قادیانیت کے خلاف رشحات قلم کا مطالعہ آپ کے ایمان کو جلا بخشے گا

نوٹ: قیمت مکمل سیٹ 1400 روپے ہے

ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا۔

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان